Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
24

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

10 رمضان 1437 ہجری قمری   16 احسان 1395 ہجری شمسی   16 جون 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 10 جون 2016ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جبکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے نجات کو وابستہ کر دیا ہے تو پھر بے ایمانی ہے کہ اِن آیات قطعیۃ الدلالت سے انحراف کر کے متشابہات کی طرف دوڑیں۔ متشابہات کی طرف وہی لوگ دوڑتے ہیں جن کے دل نفاق کی مرض سے بیمار ہوتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

(۱۵) قولہ تعالیٰ اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ الۡخِزۡیُ الۡعَظِیۡمُ (الجزو نمبر ۱۰ سورۃ توبہ)

(ترجمہ) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کرے خدا اُس کو جہنم میں ڈالے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا یہ ایک بڑی رُسوائی ہے۔ اب بتلاویں میاں عبدالحکیم خان کہ اُن کی کیا رائے ہے۔ کیا خدا کے اِس حکم کو قبول کریں گے یا بہادری سے اِن آیتوں کے وعید کو اپنے سر پر لے لیں گے؟

(۱۶) قولہ تعالیٰ وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّحِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ (الجزو نمبر ۳/ ۱۷)

(ترجمہ) اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔ اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اُس پر ایمان لانا ہوگا اور اُس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس عہد پر استوار ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا۔ تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اِس بات کا گواہ ہوں۔

اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے تھے یہ حکم ہر نبی کی اُمت کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ ورنہ مؤاخذہ ہوگا۔ اب بتلاویں میاں عبدالحکیم خان نیم ملّا خطرہ ایمان! کہ اگر صرف توحید خشک سے نجات ہو سکتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے کیوں مؤاخذہ کرے گا جو گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے مگر توحید باری کے قائل ہیں۔

علاوہ اِس کے توریت استثناء باب ۱۸ میں ایک یہ آیت موجود ہے کہ جو شخص اُس آخر الزمان نبی کو نہیں مانے گا میں اُس سے مطالبہ کروں گا۔ پس اگر صرف توحید ہی کافی ہے تو یہ مطالبہ کیوں ہوگا؟ کیا خدا اپنی بات کو بھول جائے گا؟ اور میں نے بقدر کفایت قرآن شریف میں سے یہ آیات لکھی ہیں ورنہ قرآن شریف اِس قسم کی آیات سے بھرا ہوا ہے چنانچہ قرآن شریف انہیں آیات سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ☆ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں رسولوں اور نبیوں کی راہ پر چلا جن پر تیرا انعام اور اکرام ہوا ہے۔

اب اِس آیت سے کہ جو پنج وقت نماز میں پڑھی جاتی ہے ظاہر ہے کہ خدا کا روحانی انعام جو معرفت اور محبت الٰہی ہے صرف رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ سے ہی ملتا ہے نہ کسی اور ذریعہ سے ہمیں معلوم نہیں کہ میاں عبد الحکیم خان نماز بھی پڑھتے ہیں یا نہیں اگر پڑھتے ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اِن آیات کے معنوں سے بے خبر رہتے مگر جب اُن کے نزدیک صرف توحید ہی کافی ہے تو پھر نماز کی کیا ضرورت ہے۔ نماز تو رسول کا ایک طریق عبادت بتلایا ہوا ہے جس کو رسول کی متابعت سے کچھ غرض نہیں اُس کو نماز سے کیا غرض ہے۔ اس کے نزدیک تو موحد برہمو بھی نجات یافتہ ہیں کیا وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جب کہ اُس کے نزدیک ایک شخص اسلام سے مرتد ہو کر بھی بوجہ اپنی خشک توحید کے نجات پا سکتا ہے ☆ اور ایسا آدمی بھی نجات پا سکتا ہے جو یہود یا نصاریٰ یا آریوں میں سے موحّد ہے گو اسلام کا مکذب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے تو پھر اُس کی یہی رائے ہوگی کہ نماز لاحاصل اور روزہ بے سُود ہے مگر ایک مومن کے لئے تو صرف یہی آیت کافی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی دولت کے مالک صرف انبیاء اور رُسل ہیں اور ہر ایک کو اُن کی پیروی سے حصہ ملتا ہے۔

پھر سورۂ بقرہ کے شروع میں یہ آیات ہیں۔ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖ فِیۡہِ ۚ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○

(ترجمہ) یہ کتاب جو شکوک وشبہات سے پاک ہے متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے اور متقی وہ لوگ ہیں جو خدا پر (جس کی ذات مخفی در مخفی ہے) ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اپنے مالوں میں سے خدا کی راہ میں کچھ دیتے اور اُس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو تیرے پر نازل ہوئی اور نیز اُن کتابوں پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ سے پہلے نازل ہوئیں وہی لوگ خدا کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی ہیں جو نجات پائیں گے۔

اب اُٹھو اور آنکھ کھولو اے میاں عبدالحکیم مرتد! کہ خدا تعالیٰ نے اِن آیات میں فیصلہ کر دیا ہے اور نجات پانا صرف اسی بات میں حصر کر دیا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاویں اور اس کی بندگی کریں۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں تناقض اور اختلاف نہیں ہو سکتا پس جبکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے نجات کو وابستہ کر دیا ہے تو پھر بے ایمانی ہے کہ اِن آیات قطعیۃ الدلالت سے انحراف کر کے متشابہات کی طرف دوڑیں۔ متشابہات کی طرف وہی لوگ دوڑتے ہیں جن کے دل نفاق کی مرض سے بیمار ہوتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 133 تا 136)

☆ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان سچے دین پر ہو تو اعمال صالحہ بجالانے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام پاتا ہے۔ اِسی طرح سنّتِ الٰہی واقع ہے کہ سچے دین والا صرف اس حد تک ٹھہرایا نہیں جاتا جس حد تک وہ اپنی کوشش سے چلتا ہے اور اپنی سعی سے قدم رکھتا ہے بلکہ جب اس کی کوشش حد تک پہنچ جاتی ہے اور انسانی طاقتوں کا کام ختم ہو جاتا ہے تب عنایت الٰہی اُسکے وجود میں اپنا کام کرتی ہے اور ہدایت الٰہی اس مرتبہ تک اس کو علم اور عمل اور معرفت میں ترقی بخشتی ہے جس مرتبہ تک وہ اپنی کوشش سے نہیں پہنچ سکتا تھا جیسا کہ ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ اختیار کرتے ہیں اور جو کچھ اُن سے اور اُن کی قوتوں سے ہو سکتا ہے بجالاتے ہیں تب عنایت حضرت احدیّت اُن کا ہاتھ پکڑتی ہے اور جو کام اُن سے نہیں ہو سکتا تھا وہ آپ کر دِکھلاتی ہے۔ منہ

☆ عبدالحکیم خان کے نزدیک جہاں تک اُس کی عبارت سے سمجھا جاتا ہے ارتداد کے لئے یہ بھی ایک عذر ہے کہ جس شخص کو اپنی رائے میں اسلام کی سچائی کے کافی دلائل نہیں ملے وہ اسلام سے مرتد ہو کر بھی نجات پا سکتا ہے کیونکہ اسلام کی حقانیت پر اُس کو تسلی حاصل نہیں ہوئی مگر اس کو بیان کرنا چاہئے تھا کہ کس حد تک اتمام حجت اس کے نزدیک ہے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

واقفین نَو یا واقفین زندگی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بحیثیت واقف زندگی ان کی ذمہ داریاں دُوسروں سے زیادہ ہیں

جب یہ احساس قائم ہوگا تو اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ رہے گی اور وہ توجہ یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15؍مارچ 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان میں سے دو تو واقفین زندگی کے بچوں یا واقفین نو کے یا واقفین زندگی کے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں ہمیشہ یاد کروایا کرتا ہوں کہ واقفین نو یا واقفین زندگی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بحیثیت واقف زندگی ان کی ذمہ داریاں دوسروں سے زیادہ ہیں۔ کوئی بھی واقف نو چاہے وہ عملی میدان میں آکے جماعتی خدمات براہ راست سرانجام دے رہا ہے یا جماعت کی اجازت سے فی الحال اپنا کام کر رہا ہے وہ بہرحال واقف زندگی ہے۔ اور یہ احساس اس کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے اور جب یہ احساس قائم ہوگا تو اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ رہے گی اور وہ توجہ یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ان آیات میں توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو۔

پس یہ تقویٰ ہے جو آپ کی زندگی کا لائحہ عمل متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔ اور جب اس کو سامنے رکھیں گے تو پھر تمام وہ باتیں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اور تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش ہوگی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پس چاہے واقف نو لڑکا ہے یا واقفہ نو لڑکی ہے دونوں کو اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور جب اس ذمہ داری کو سمجھیں گے تو جہاں اپنے گھروں کے اندر پیار اور محبت کی فضاء قائم کرنے والے ہوں گے، ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں گے وہاں اپنے ماحول میں بھی اپنے نمونے دکھا کر باقی احمدیوں کیلئے بھی، اپنے ہم عمروں کیلئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے اور یہ نمونے تربیت میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے اور تبلیغ میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا دو واقفین نو یا واقفین زندگی کا نکاح ہے۔ ایک نکاح میں بچہ اور بچی ایسے بھی ہیں جو واقف زندگی یا واقف نو نہیں ہیں۔ لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہر احمدی پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کے بارہ میں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے بار ہا کہہ چکا ہوں کہ ہر فرد جماعت اس بات کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے کہ اس کا مقام بحیثیت احمدی دوسروں سے ممتاز ہے۔ اور اس میں اور غیر میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ اور اس فرق کو پھر دوسروں پر ایسا ظاہر ہونا چاہئے کہ جس سے ان کی توجہ آپ کی طرف ہو۔ اور عملی نمونہ کا یہی ایک ذریعہ ہے جو پھر تبلیغ میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جہاں وہ اپنے ماحول میں آپس کے تعلقات میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں وہاں گھروں سے باہر نکل کر پورے ماحول کو احمدیت کی طرف متوجہ کروانے والے بھی ہوں۔ اور یہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی ادا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطاء فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان الفاظ کے بعد اب میں ان نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عافیہ طلعت بنت مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب کا ہے جو ہمارے مربی سلسلہ ہیں اور رشین ڈیسک میں کام کرتے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم متقی احمد (واقف نو) ابن مکرم فضل احمد صاحب ڈوگر کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فضل صاحب بھی خادم سلسلہ ہیں۔ جامعہ احمدیہ یو۔کے کے کارکن ہیں۔ مربی کی بیٹی ایسے ماحول میں پرورش پاتی ہے جہاں دینی ماحول دیکھتی ہے۔ اور واقف نو کو بھی، خاص طور پر اس کو جو جماعتی ماحول میں رہ کر جماعتی ادارے میں خدمات بھی سرانجام دے رہا ہو۔ پس اس لحاظ سے ان دونوں کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہیں اور آپس کے تعلقات کو قائم رکھنے کیلئے صبر، برداشت اور حوصلہ ایک دوسرے کیلئے دکھانا ہے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی اس کے نیک اثرات قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ اقراء احمد بنت مکرم خالد احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم شکیل احمد عمر محمود ابن مکرم خالد محمود صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم شکیل احمد عمر جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مربی بن کر نکلنے والے ہیں۔ اور اس طرح اپنے میدان عمل میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہوں گے۔ دلہن کے وکیل یہاں ہیں جو کرم غلام احمد صاحب خادم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ مریم بٹ بنت مکرم ساجد مشتاق بٹ صاحب کا ہے جو یہیں کرائیڈن میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم فواد احمد طاہر ابن مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم فواد طاہر کا بھی پرانے خاندان سے تعلق ہے۔ جن کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی، بلکہ ان کے والد بھی نصرت جہاں سکیم کے تحت کچھ عرصہ افریقہ میں ڈاکٹر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ یہ خود بھی افریقہ میں IAAAE کے تحت جاتے رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22؍مارچ 2016ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ

(اہلیہ مکرم قاضی محمد احمد صاحب، آف سلاؤ)

18؍مارچ 2016 کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 21؍فروری 1934 کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ شادی کے بعد 1960 کی دہائی میں ایسٹ افریقہ تشریف لے گئیں جہاں سے یو کے آکر سلاؤ میں رہائش اختیار کی۔ سلاؤ جماعت لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ آپ نہایت دعا گو، پنجوقتہ نماز اور تہجد کا التزام کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں اور اس کے بہت سے حصے آپ کو زبانی بھی یاد تھے۔ لازمی چندہ جات باقاعدہ ادا کرتی تھیں اور مالی تحریکات میں بھی حصہ لیا کرتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے 6 بچے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ (اہلیہ مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب، سابق صدر لجنہ میر پور خاص)

آپ 16؍جنوری 2016 کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ چھ سال تک بشیر آباد وسندھ میں بطور نائب سیکرٹری ناصرات اور پھر میر پور خاص میں بارہ سال تک مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بڑی دیندار اور اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے والی پرشفقت خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے عقیدت اور اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ آپ مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم میاں محمد اکمل پرویز صاحب

(چک سکندر ضلع گجرات)

29؍جنوری 2016 کو 51 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم عمومی خدمت کی توفیق ملی۔ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ چک سکندر کے خراب حالات میں کئی کئی دن مسجد میں ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا مضبوط تعلق تھا۔ باوجود غریب ہونے کے ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعتی نمائندوں کا بھی بھرپور خیال رکھا کرتے تھے۔

(3) مکرم رائے اللہ بخش بھٹی صاحب

(عنایت پور بھٹیاں، ضلع چنیوٹ)

13؍جنوری 2016 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک سچے اور فدائی احمدی تھے۔ آپ تہجد گزار اور نمازوں میں باقاعدہ تھے۔ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور وفاداری میں بے مثال تھے۔ جماعتی نمائندگان سے بھی بھرپور تعاون کرنے والے تھے۔ بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والے، ہمدرد، غریب پرور، بہت مہمان نواز اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے نظارت تعلیم کی تحریک پر اسکول کیلئے چار کنال اراضی بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کر دی۔ آپ جماعت عطا آباد کے پہلے صدر جماعت بھی نامزد کئے گئے تھے۔

(4) مکرم محمد اصغر صاحب

(ابن مکرم شیخ سردار محمد صاحب، کریم نگر فیصل آباد)

23؍دسمبر 2015 کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ عہدیداران کی اطاعت میں نمایاں اور خلافت سے گہری وابستگی اور دلی محبت رکھنے والے، غریب پرور انسان تھے۔ آپ حلقہ کریم نگر کے دو تین سال نگران بھی رہے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ کم گو، مہمان نواز اور مرکزی مہمانوں کا پورا خیال رکھنے والے نیک مخلص وجود تھے۔

(5) مکرمہ نجمہ رضوان صاحبہ (اہلیہ مکرم رضوان احمد شاہد صاحب، مربی سلسلہ، شاہد ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

2؍فروری 2016 کو 34 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 2007 میں آپ اپنے میاں کے ساتھ آئیوری کوسٹ تشریف لے گئیں۔ اس دوران ریجنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمات ادا کرتی رہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کو آئیوری کوسٹ میں ہی بڑی آنت کا کینسر تشخیص ہوا تھا۔ جس کے علاج کیلئے آپ کو پاکستان بھجوایا گیا۔ لیکن تقدیر غالب آئی۔ آپ نے انتہائی صبر کے ساتھ اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ مہمان نواز اور ایک نہایت ہمدرد خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ......☆......

خطبہ جمعہ

آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا۔ ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے بھی تیار رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کیلئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ انشاء اللہ شامل ہوگا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے

اگر ہم توحید پر قائم رہیں اور بنی نوع کی ہمدردی میں ترقی کرتے رہیں، خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہیں تو پھر وہ تمام ترقیات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے انہیں بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت نے ترقی کرنی ہے یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ دنیا کی نظر ہماری طرف ہے اللہ تعالیٰ نے بھی یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے کہ توحید کو قائم کریں خود بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں اور دنیا کو بھی اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انسانیت کی قدروں کو قائم کریں

خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا، اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے

اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو مسجد کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم (Stockholm) میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں اسلام اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور خلفاء راشدین کے نمونوں کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے یا خلافت رہنمائی کرتی ہے بلکہ دوسروں کو، غیروں کو، اسلام کے مخالفین کو یا اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے

ڈنمارک اور سویڈن کے حالیہ دورہ کے دوران منعقدہ مختلف تقریبات، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں کو انٹرویوز اور تقریبات میں شامل مہمانوں کے تاثرات کا ایمان افروز تذکرہ، پریس اور میڈیا کے ذریعہ لکھوکھا افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا

حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف کو امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے اور یہی اکثر تاثرات ہیں جو لوگوں نے بیان کئے ہیں انہوں نے یہ کہا ہے جس کا خلاصہ میں نے بیان کیا ہے کہ ان کی جو خوف کی حالتیں تھیں وہ یہاں ہمارے فنکشنوں پر آکر امن میں تبدیل ہو گئیں یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی ساتھ ہیں جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دوسروں پر اثر ڈالتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو وہ ناکام ہوگا اور امن قائم نہیں کر سکے گا

یہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو اپنوں اور غیروں کے خوف کو امن میں بدل رہی ہے اور مختلف لوگوں کے تاثرات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات خلافت احمدیہ کے ساتھ ہیں اور کبھی کم نہیں ہوتیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ گزشتہ 108 سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا قیام اور خلافت کا وعدہ الٰہی وعدہ ہے۔ یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کیلئے ہے

اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وقف ابن مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب آف ننکانہ کی نماز جنازہ حاضر

مکرم داؤد احمد صاحب شہید ابن مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب آف کراچی اور مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب ابن مکرم مولوی محمد اشرف صاحب آف بھیرہ کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 مئی 2016ء بمطابق 27 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر

منایا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا۔ ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا۔ اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ انشاء اللہ شامل ہوگا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا بتایا ہے۔ رسالہ الوصیت میں بھی خلافت کے قیام کی خوشخبری عطا فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان باتوں کو ہی ہمیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔‘‘

فرمایا: ’’کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

پس اگر ہم توحید پر قائم رہیں اور بنی نوع کی ہمدردی میں ترقی کرتے رہیں، خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہیں تو پھر وہ تمام ترقیات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے انہیں بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔ اس بات کی بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں خوشخبری دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا‘‘۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت نے ترقی کرنی ہے یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ دنیا کی نظر ہماری طرف ہے اللہ تعالیٰ نے بھی یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے کہ توحید کو قائم کریں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں اور دنیا کو بھی اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انسانیت کی قدروں کو قائم کریں۔

گزشتہ دنوں میں سکینڈ ینیوین (Scandinavian) ممالک کے دورے پر تھا تو وہاں بعض اخباری نمائندوں نے اور دوسرے پڑھے لکھے لوگوں نے بھی یہ سوال پوچھا کہ تمہارے مقاصد کیا ہیں۔ میں ان کو یہی بتاتا رہا کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ آج کی دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے اور عموماً خدمت انسانیت کے نام پر اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے خدمت کی جاتی ہے۔ جس سے مزید بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ملکوں اور قوموں کے تعلقات میں دُوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس دَور میں یہ بات دنیاداروں کو بڑی مشکل سے سمجھ آتی ہے کہ بغیر اپنے مفادات کے صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کس طرح تم لوگ یہ کام کر سکتے ہو۔ ابھی شاید ان لوگوں کا، دنیاداروں کا خیال ہوتا ہے کہ محبت پیار کے نام پر تم احمدی لوگ جو ہو، دوسروں کے قریب آ رہے ہو یا لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کر رہے ہو اور بعد میں جب تمہاری طاقت ہو جائے، حکومتوں پر قبضہ کرو تو شاید یہ تمہارا مقصد ہو جس کے لئے تم نے یہ طریق کار اختیار کیا۔ سٹاک ہوم (Stockholm) یونیورسٹی کے اسلامیات کے ایک پروفیسر نے بھی ایک موقع پر اس قسم کا سوال کیا تو مَیں نے اسے جو جواب دیا یہ جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر میں ہے کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رِضوانِ یار

اور یہی خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کا مقصد ہے۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو مسجد کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں اسلام اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور خلفاء راشدین کے نمونوں کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے اور ہمیشہ یہی ہوا ہے۔ اور دنیا میں آجکل جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے مختلف جگہوں پر امن کے نام پر جو بھی مجالس ہوتی ہیں، کانفرنسیں ہوتی ہیں، سمپوزیم ہوتے ہیں ان میں لوگ یہی اظہار کرتے ہیں اور آج دنیا میں ایک ہی طرح اور ایک ہی موضوع پر اور اپنی پوری کوشش کے ساتھ مغرب میں بھی اور مشرق میں بھی شمال میں بھی جنوب میں بھی ہر جگہ یہی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ اس لئے کہ جماعت احمدیہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی ہدایات پر کام کرتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اکثر لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حقیقی تعلیم کا ہمیں اب پتا چلا ہے اور آج ہمیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے یا خلافت رہنمائی کرتی ہے بلکہ دوسروں کو، غیروں کو، اسلام کے مخالفین کو یا اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے۔ غیروں پر ہمارے فنکشن میں آ کر کیا اثر ہوتا ہے؟ اِس وقت اِس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

ڈنمارک میں ہوٹل میں ایک ریسیپشن (reception) تھی جس میں ممبر آف پارلیمنٹ بھی آئے تھے۔ وہاں کے کلچر اور مذہب کے منسٹر بھی تھے، میئر اور سیاستدان بھی، مختلف علمی شخصیات بھی اور ایمبیسیوں کے نمائندے بھی آئے تھے۔ انہوں نے اس فنکشن کو سنا، دیکھا اور بلا تخصیص ساروں نے اظہار کیا کہ ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم کا علم ہوا ہے۔

Sten Hoffman ایک ڈینش مہمان تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کی تقریر سن کر مجھے بہت زیادہ تسکین ہوئی اور خوشی ہوئی ہے کہ آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت تھی۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کرے کہ سکینڈ ینیویا میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

پھر وہاں کا ڈنمارک کا ایک شہر ناکسکو ہے۔ وہاں سے کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس شہر کے میئر بھی، سیاستدان بھی اور دوسرے پڑھے لکھے لوگ بھی۔ وہاں کی کونسل کے ایک ممبر تھے، وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ لاکھوں مسلمان بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں۔

پھر ایک مہمان نے کہا: تقریر کے بعد میرے میز پر بیٹھے تمام لوگ اسلام کو صحیح سمجھنے کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یقیناً یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اسلام اس خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ڈینش لوگ تو اسلام کے ایک پہلو کو ہی جانتے ہیں۔ یہ لوگ جانتے ہی نہیں کہ اسلام کے اندر مختلف فرقے بھی موجود ہیں جو امن چاہتے ہیں۔ کہنے لگے میرے نزدیک یہ بتانا بہت ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ آج اس تقریب میں شامل تمام مہمان ایک نئے عزم کے ساتھ گھر جائیں گے اور خاص طور پر ڈنمارک میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلط رنگ میں خاکہ بنایا گیا تھا اور پہلی بنیاد وہیں پڑی تھی۔ تو ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ اس سے نفرتیں پیدا ہوں گی، امن خراب ہوگا، تباہی اور بربادی آئے گی اور تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اور اس بات کو انہوں نے تسلیم کیا کہ گو کہ یہ ایشو ایسا ہے جو ہمارے لئے بڑا حسّاس ہے کہ ان خاکوں پر بات کی جائے لیکن جس طریقے سے تم نے سمجھایا ہے ہمیں بڑی اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے ضرور تبدیل ہو گی۔ کہنے لگا کہ اب مَیں نے اسلام کو بہتر سمجھنے کے لئے ایک قرآن کریم بھی منگوایا ہے جس میں حاشیے بھی موجود ہیں اور آج کی شام کے بعد مجھے اپنی کم علمی کا بھی احساس ہوا ہے۔ کہنے لگے کہ میں قرآن کریم بھی پڑھوں گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ناکسکو سے لوگ آئے تھے جب وہ تقریب کے بعد واپس جا رہے تھے تو ایک مہمان نے لکھا کہ ہم ہزاروں بار آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ کانفرنس زندگی بھر کے لئے ایک یادگار لمحہ کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی، تجربے کے طور پر یاد رہے گی۔ کہنے لگے کوپن ہیگن سے ناکسکو واپسی تک کوچ میں ایک خاص ماحول تھا۔ تمام سفر اس کانفرنس کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں اور ہر ایک اس بات سے متفق تھا کہ ہم نے ایک بہت اچھا دن گزارا ہے اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔

ایک صحافی نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ بہت کچھ سیکھا اور خلیفہ کی تقریر نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے، خاص طور پر اس بارے میں کہ اسلام کی تصویر جو میڈیا میں دکھائی جاتی ہے وہ حقیقت سے بہت مختلف ہے۔ پھر کہنے لگا کہ میں ان کی کسی بات پر کوئی تنقید نہیں کر سکتا کیونکہ ان کی ساری باتیں ہی پیار محبت اور ایک دوسرے کے احترام کے متعلق تھیں اور انہوں نے کہا کہ یہی چیزیں امن کی کنجی ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ انہوں نے ہمیں ایک اور عالمی جنگ کے خطرے کے بارے میں بتایا اور میں اب پریشان ہوں۔ میں نے پہلے بھی ایک دو لوگوں سے سنا ہے کہ ہم عالمی جنگ کے قریب ہیں مگر میں نے اس پر یقین نہیں کیا تھا مگر آج میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے اب اس کو سنجیدگی سے لینا ہے اور کہا کہ خلیفہ نے اسے ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ مجھے سوچنا پڑے گا۔

پھر ایک مہمان خاتون اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہیں کہ یہ باتیں سوچنے پر مجبور کر دینے والی تھیں لیکن ایک لحاظ سے پریشان کُن بھی تھیں کیونکہ انہوں نے مستقبل کے بارے میں ایک بہت سنگین تصویر کھینچی۔ انہوں نے ہمیں جنگ کے خطرات کے بارے میں خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ امن کے لئے کوشش کرنے کا ابھی وقت ہے ورنہ ہم بعد میں پچھتائیں گے۔

پھر ایک صاحبہ نے، ڈینش مہمان تھیں کہا کہ آج سے پہلے میں اسلام کے بارے میں منفی باتیں ہی جانتی تھی مگر آج میں نے جو سنا وہ اچھا اور محبت سے بھرا ہوا پیغام تھا۔ میں نے سیکھا کہ ISIS اسلام نہیں ہے اور اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

ایک اور ڈینش مہمان نے کہا: ایسے آدمی سے ملی جس نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کی جو تصویر دکھائی جا رہی ہے وہ غلط ہے۔ میں بہت جذباتی اور پُرجوش ہو گئی ہوں۔ میں ایک ایسے شخص

سے ملی جس نے مجھے جہاد کا مطلب بتایا۔ میڈیا کی آزادیٔ رائے اور دنیا میں امن کے توازن کو برقرار رکھنے کے بارے میں ان کی باتیں مجھے بہت اچھی لگیں۔

پھر ایک ڈینش مہمان کہنے لگے کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں قرآن کے حوالے دیئے۔ اسی بات سے پتا چلتا ہے کہ ان کے الفاظ خود ساختہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی تھے۔ کہنے لگے ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مغرب میں مسلمانوں کے لئے انٹیگریشن (Integration) ممکن ہے۔ کیونکہ انہوں نے بتایا کہ اسلام مغربی اقدار کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امن، رواداری اور دوسرے کی عزت کرنا مشترکہ اقدار ہیں۔ پھر کہنے لگے سچ کہوں تو ڈینش لوگ مسلمانوں سے اوران جنگوں سے جو مشرق وسطیٰ میں ہو رہی ہیں بہت ڈرتے ہیں مگر کم از کم آج کے بعد ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے کہ وہاں پر جو ہو رہا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ان کے مذہب کی غلطی نہیں بلکہ ان کی تعلیم کو بگاڑا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک طالبعلم تھے کہتے ہیں کہ ان کے تقریر کے نکات بڑے واضح تھے۔ اسلام کی اقدار کا اظہار جس طرح کیا گیا بڑی واضح تھیں اور یہ ایسی اقدار ہیں جنہیں ہم سب کو اپنانا چاہئے۔ اور کہنے لگے (کہ خلیفہ نے) مجھ پر اور تمام حاضرین پر یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے اور یہ قرآن کی آیات کے حوالوں سے ثابت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے خلفاء کی مثالوں سے ثابت کیا اور یہ مجھے بڑا اچھا لگا اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کو بھی واضح کیا جس سے مجھے صحیح اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا۔

ایک اور مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ جس طریق پر انہوں نے ہماری نسل اور اس وقت درپیش مسائل کے بارے میں بات کی اور قرآن کو بنیاد بنا کر ان مسائل کا حل بتایا وہ بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کم از کم مجھے آج سے پہلے ہرگز علم نہیں تھا کہ قرآن انصاف کے بارے میں اتنا کچھ کہتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ اسلام کے بارے میں میرے نظریات بالکل بدل گئے ہیں۔ پہلے مجھے صرف وہی پتا تھا جو میڈیا بتاتا تھا مگر اب میں نے دوسری طرف کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے۔ پھر کہنے لگے خلیفۂ وقت نے قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ ذکر تھا کہ ان لوگوں سے بھی انصاف کرنا چاہئے جن کو انسان پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی اچھا لگا کہ انہوں نے بتایا کہ پہلے دَور کے مسلمان تو یہود و نصاریٰ سے پیار کا سلوک کرتے تھے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔

پھر ہیومنسٹ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کہتی ہیں۔ پُر امن پیغام کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں۔ میڈیا صرف بری چیزوں کو سامنے لاتا ہے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ ڈنمارک کا سارا میڈیا آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اور میں اپنے ملک کے لوگوں کے اس رویے سے بہت مایوس ہوئی ہوں۔

پھر ایک ڈینش خاتون ہیں۔ وہ کہنے لگیں کہ مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا مگر آج میں نے بہت کچھ سیکھا اور میں خوش ہوں کہ اس لحاظ سے آپ کے خلیفہ میرے استاد ہیں۔ میں مانتی ہوں کہ اسلام پُر امن مذہب ہے۔ پھر یہ کہنے لگیں کہ میری خواہش ہے کہ لوگ ان کے پیغام پر توجہ دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس تقریر کا ڈینش ترجمہ مل جائے تا کہ میں اسی طرح سے سب الفاظ جذب کرسکوں اور دوسروں کو بھی بتا سکوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خلیفہ کا پیغام پورے ڈنمارک میں پھیلانا چاہئے۔ ہمیں ان کے پیغام کو ماننا ہوگا اور ان سے سیکھنا ہوگا۔ مجھے لگتا تھا کہ سارے مسلمان پُر تشدد ہوتے ہیں مگر اب مجھے ایسے خیالات رکھنے پر بہت شرم محسوس ہو رہی ہے۔ اکثریت ان میں سے اچھی ہے مگر میڈیا نے ہمارے ذہن بھر دیئے ہیں۔ پھر کہا میرے شوہر مجھے آج صبح یہاں آنے سے منع کر رہے تھے کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ وہاں کوئی حملہ ہو جائے گا یا کوئی خودکش حملہ ہو جائے گا مگر میں نے انہیں آنے پر مجبور کیا کیونکہ میں متجسّس تھی اور اب وہ خوش ہیں کہ وہ بھی آ گئے۔ (دونوں میاں بیوی آئے ہوئے تھے) کہنے لگیں بلکہ وہ تو کافی جذباتی ہو گئے ہیں۔ پھر کہنے لگی میں تو یہ کہوں گی کہ جو دعوت کے باوجود نہیں آیا وہ بڑا بیوقوف ہے۔

ایک ڈینش سیاستدان کِم لوفھوم (Kim Lofholm) نے کہا کہ یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں کسی خلیفہ سے ملا ہوں اور ان سے ملنے کا تجربہ میری زندگی میں کسی اور مسلمان سے ملنے سے بالکل مختلف تھا۔ بتانے والے کو انہوں نے جو کہا (یہ تھا کہ) آپ کے امام اسلام کے بارے میں وہ بات کرتے ہیں جو دوسرے عرب مسلمان نہیں کرتے جن سے میں ملا ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ یہ بات بہت واضح کرتے ہیں کہ اسلام تمام مذاہب کو آزادی دیتا ہے۔ کہنے لگے دنیا کو خلیفہ کی آواز سننے کی ضرورت ہے۔ ان کے الفاظ کو دُور دُور تک پھیلنا چاہئے۔ شاید آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہوں مگر آپ کا پیغام بہت بڑا ہے۔ پھر کہنے لگے یہ تقریب بہت معلوماتی تھی۔ مثلاً میں نے محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں جانا مثلاً یہ کہ انہوں نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے دی اور یہ بھی کہ وہ ہر قسم کے anti semitism کے خلاف تھے۔

امریکن ایمبیسی کے نمائندہ کہنے لگے کہ خلیفہ نے اسلام کا حقیقی چہرہ دکھایا۔ لوگ برسلز اور پیرس کے حملوں کے بعد اسلام سے ڈرنے لگ گئے تھے مگر خلیفہ نے واضح کیا کہ اس دہشتگردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ایک حکمت اور امن کا پیغام ہے۔ میں ایمبیسیڈر کو تمام نکات بتاؤں گا جن کا خلیفہ نے ذکر کیا ہے اور ان سنگین موضوعات کا بھی بتاؤں گا جن کا خلیفہ نے ذکر کیا ہے یعنی آزادی رائے اور یہ کہ آجکل لوگوں کو آپس میں اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔

ایک ڈینش مہمان جو ٹیچر ہیں، کہنے لگیں: آج میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے اور میں اپنے طلباء کو جا کر وہ سب کچھ بتاؤں گی جو میں نے آپ کے خلیفہ کو کہتے سنا۔ کہنے لگیں کہ بہت سے لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں مگر خلیفہ سے میں نے یہ سیکھا ہے کہ ہمیں اسلام سے نہیں بلکہ دہشتگردی اور شدت پسندی سے رکنا چاہئے اور اسلام اور دہشتگردی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ کہنے لگیں کہ مجھے لگا تھا کہ میں اسلام کو جانتی ہوں مگر حقیقت میں مجھے کچھ نہیں پتا تھا مثلاً مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں اور یہودیوں سے نیک سلوک کرتے تھے۔ اس بات نے مجھے بہت جذباتی کر دیا۔ ان کی تقریر بہت متوازن تھی۔ بعض مسلمانوں اور غیر مسلموں جن کے اعمال برے ہیں ان سب پر بھی انہوں نے تنقید کی۔

ایک مہمان نے کہا کہ خطاب جس انداز میں پیش کیا میں نے دیکھا۔ آپ نے دیگر مقررین کی بات کو بھی بہت غور سے سنا۔ پھر کہنے لگیں کہ تیسری جنگ عظیم کے بارے میں آپ کی باتیں بہت بصیرت افروز تھیں۔ ان کو سن کر مَیں تھوڑا گھبرا بھی گئی ہوں مگر آپ کے خطاب سے ہی پھر ایک قسم کی تسکین محسوس ہوئی۔ مالمو میں بھی مسجد کے افتتاح میں 140 سے زائد سویڈش مہمان اور ممبران پارلیمنٹ، مالمو سٹی کے میئر، پولیس چیف، سٹی چرچ کے نمائندے، یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

ایک یہودی مہمان نے کہا کہ آج کا یہ دن میرے لئے بہت معلوماتی تھا کیونکہ میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ کہنے لگے کہ اس دنیا میں اسلام کے بارے میں بہت زیادہ منفی سوچ پائی جاتی ہے اور ہم سب مسلمانوں کی شدت پسندی سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے میں ایک مسلمان رہنما کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔ کہنے لگے کہ انہوں نے کہا کہ آپ کو خدا کی عبادت کرنی چاہئے مگر ساتھ ہی انسانیت سے محبت بھی کرنی چاہئے۔ کہنے لگے خلیفہ نے مجھے ایسا محسوس کروایا کہ مسلمان بھی ہمارے بھائی ہیں اور اس سے میرے دل میں فلسطینیوں کے لئے رحمدلی بڑھی اور یہ خیال گزرا کہ شاید ان میں سے سب برے نہیں ہیں۔ بہرحال اپنا قصور تو کوئی نہیں مانتا لیکن انہوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ ہمیں رحم دکھانا چاہئے۔

ایک خاتون جو عیسائی پرِیسٹ ہیں، ہسپتال میں کام کرتی ہیں۔ کہنے لگیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ یہاں مالمو میں اور یورپ میں لوگ مسلمانوں سے اور مسجدوں سے خوفزدہ ہیں اور خلیفہ نے امن کے متعلق اور لوگوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں اس حوالے سے کہ ذمہ داریاں کیا ہیں بڑی اہم باتیں کی ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایک مسجد کے مقاصد کے بارے میں بتایا اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ دوسروں کو ان مقاصد کے بارے میں قائل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یقیناً انہوں نے مجھے تو قائل کرلیا ہے۔ مسجد کے مقاصد کا یہ موضوع بہت ضروری تھا اور اس کا ہر لفظ بامعنی اور گہرا تھا۔ پھر کہنے لگیں کہ انہوں نے پیغام دیا کہ ایک دوسرے سے خوف نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے خیالات بانٹنے چاہئیں۔ پھر کہنے لگیں حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے۔ میں بہت جذباتی ہو گئی ہوں۔ آج میں نے ایک مسلمان سربراہ کو صرف امن کے بارے میں بولتے سنا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا اور خدا پر پختہ یقین رکھنا چاہئے۔ یہی میرا بھی نظریہ ہے۔

مالمو شہر کے میئر اینڈرسن صاحب نے کہا کہ ایڈریس میں قیام امن کی یقین دہانی کروائی بلکہ اس شہر اور علاقہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے حقیقی مقاصد بھی بیان کئے۔ پس اس مسجد کو ہم اس شہر میں قیام امن اور انٹیگریشن کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ایک صحافی نے کہا: بڑی حیرت ہے کہ اس مسجد کے اخراجات جماعت کے لوگوں نے اپنی جیب سے ادا کئے۔ یہ بات میرے لئے نہایت حیرت کا باعث تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی بلکہ تیس ملین کرونر کی بات ہے۔ پھر کہنے لگے آپ لوگوں نے سارا کام خود کیا۔ بڑی کامیابی ہے۔ بہت متاثر ہوں۔ یہ کہنے لگے کہ دہشتگردی اور ظلم و ستم کے واقعات دیکھتا ہوں مگر آپ لوگ ان سے مختلف ہیں۔ انہوں نے اپنا واقعہ سنایا۔ کہنے لگے کہ ایک عرصہ پہلے میں ایک سُپر مارکیٹ میں جا رہا تھا۔ وہاں ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ کیا میں مسلمان ہوں۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ نہیں، میں مسلمان نہیں ہوں۔ عیسائی ہوں۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ اگر تم عیسائی ہو تو جہنم میں جاؤ۔ پس کہتا ہے مسلمانوں کی یہ سوچ ہے لیکن آپ لوگوں کی سوچ بالکل مختلف ہے۔ یہ باتیں آپ احمدیوں میں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

نظر نہیں آتیں۔

ایک مہمان جو مالمو یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں کہنے لگے خلیفہ کا خطاب نہایت اثر رکھنے والا تھا۔ امن، پیار محبت، رواداری کا نہایت مثبت اور عالمی پیغام ہمیں دیا ہے۔

اسی طرح Lund University Malm میں اسلامیات کے پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔ خطاب ختم ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگ خطاب کے حوالے سے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سب لوگ ہی اس سے بہت متاثر نظر آ رہے تھے۔ بعض لوگوں نے تو اس خطاب کی نقل مہیا کئے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ سب لوگ یہاں اکٹھے تھے جس شخص نے یہاں پر سنیوں کی پہلی مسجد تعمیر کی تھی وہ بھی اس تقریب میں آیا ہوا تھا۔ یہودی بھی اس تقریب میں تھے۔ عیسائی بھی تھے۔ دیگر مذاہب والے بھی تھے۔

سویڈش ادارے ’’چرچ آف سینٹالوجی‘‘ کے چیف برائے انفارمیشن بھی آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے: خلیفہ نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ جو کہا مجھے بہت زیادہ اچھا لگا اور وہ فقرہ یہ تھا کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کرنا چاہئے۔

ایک دوست مائیکل جن کے والدین پولش ہیں، سویڈن میں رہتے ہیں کہنے لگے کہ تقریر ہر لحاظ سے مکمل تھی۔ اس میں امن اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا پیغام تھا۔ انہوں نے افریقہ کا اور افریقہ میں اسکول اور جو دوسری سہولیات مہیا کی جارہی ہیں، ان کا ذکر بھی کیا۔ کہنے لگا کہ مَیں خدا پر یقین رکھتا ہوں مگر یہاں پر اکثر لوگ، جو دوسرے لوگ ہیں وہ عموماً نہیں رکھتے اس لئے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ایسا شخص سویڈن آیا جو خدا پر اور ایک خالق پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ خطاب کے سننے کے بعد اب مَیں اسلام سے نہیں ڈرتا بلکہ صرف شدت پسندوں سے ڈرتا ہوں۔ مجھ پر یہ واضح ہو گیا کہ یہ دونوں آپس میں جدا جدا ہیں۔

پھر ایک مہمان مسلمان حسین عبداللہ صاحب یوگوسلاویہ سے تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کے الفاظ نے مجھے چُھو لیا ہے اور میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے اسلام کا اس طرز پر دفاع کیا جو دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔ رواداری اور دوسروں کی مدد پر زور دیا اور کہا کہ اسلام کی تعلیم ہے کہ ہم سب ضرورتمندوں کی مدد کریں۔ کہنے لگے کہ اب میں جماعت احمدیہ پر فخر کرتا ہوں۔ لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط تأثرات ہیں اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کہ ان کو درست کیا جائے مگر خلیفہ اس کام میں سب سے آگے ہیں۔

ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اس شام نے مجھ کو بیحد متاثر کیا ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ خلیفہ نے چند ہی منٹوں میں بہت سے موضوعات پر بات کی اور اسلام کا اس رنگ میں دفاع کیا جو کہ مَیں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ کہنے لگا انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ بعض مسلمان برے ہیں مگر خلیفہ نے قرآن کریم کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ ایسے لوگ قرآن کی تعلیم کے خلاف جا رہے ہیں۔

اس کے حوالے سے ایک سیاستدان نے تقریر میں کہا کہ آپ کو ایک حقیقی مسلمان سے امن محسوس کرنا چاہئے اور میں جب تقریب میں تھا تو میں واقعی امن محسوس کر رہا تھا۔

ایک عیسائی پادری کہنے لگے کہ مجھے آپ کے خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے اتفاق ہے بالخصوص مجھے ان کی یہ بات پسند آئی ہے کہ ہمیں خدا کو یاد رکھنا چاہئے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے۔ نیز یہ کہ انہوں نے شروع میں جو قرآن پڑھا تو وہ مجھے بہت روحانی اور ہلا دینے والا لگا۔

ایک مہمان کہنے لگے مجھے آج یوں لگا کہ میں کسی اور دنیا میں ہوں۔ مرکزی موضوع بھی یہی تھا کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں خاص طور پر ان کا جو سب سے کمزور اور ضرورتمند ہیں۔ پھر کہنے لگا خلیفہ نے قرآن کے ذریعہ ثابت کیا کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ انہوں نے یقیناً مجھے تسلی دلائی اور مجھے امید ہے کہ دوسروں نے بھی جو یہاں موجود تھے اس طرح فائدہ اٹھایا ہوگا۔ ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب میں بہت سے موضوعات پر بات کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے مگر آپ کے خلیفہ کا پیغام اس سے بالکل مختلف ہے۔

پھر ایک سویڈش مہمان نے کہا کہ اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ جس طرح میڈیا ہمیں ہر وقت اسلام کے بارے میں بتاتا ہے کہ یہ ایک متشدد مذہب ہے مگر آج ہمیں اس کے برعکس ہی سننے کو ملا۔ خلیفہ نے ہمیں تسلی دلائی اور ہمارے ڈر کو دُور کیا اور ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پُرامن تھے۔

پھر ایک مہمان نے کہا آج یہاں آنے سے پہلے مَیں اسلام کے بارے میں خوفزدہ تھی مگر آج جو مجھے نظر آیا اور جو میں نے دیکھا وہ بالکل مختلف تھا۔ خلیفہ کا پیغام رحمدلی، ہمدردی اور امن کا پیغام تھا۔ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ آپ کو ہر شخص سے اس کے مذہب کی پرواہ کئے بغیر محبت کرنی چاہئے۔ اس نے میرے دل کو چھو لیا نیز یہ بھی سن کر اچھا لگا کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں تعلیم دیتا ہے۔

اس طرح کے بہت سارے تأثرات مہمانوں کے ہیں۔ بدھسٹ بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں اور سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو ہے وہ یقیناً شدت پسندی کے خلاف ہے۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ خلیفہ کو ہر جگہ اور ہر پلیٹ فارم پر اسلام کی نمائندگی کرنی چاہئے اور لوگوں کو ان کی بات سننی چاہئے۔ اگر کسی کو اسلام کا کچھ بھی خوف تھا تو وہ آج دُور ہو گیا ہوگا۔ پھر کہنے لگے کہ ایک مہمان نے کہا کہ یہ تقریر آسٹریا کے لوگوں کو دینی چاہئے کیونکہ ان ملکوں میں لوگ اسلام کی نفرت اور اسلام کے خوف میں جنونی ہو چکے ہیں۔ انہیں یہ تقریر سننے کی سخت ضرورت ہے تا کہ وہ سیکھ سکیں کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ خلیفہ نے بہت خوبصورتی سے مساجد کے مقاصد کے بارے میں سمجھایا اور یہ کہ مسجد کا مطلب امن ہے اور یہ کہ صلوۃ کا مطلب بھی امن اور امان ہے۔ مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ آپ کے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اور صرف امن قائم کرنے کے بارے میں فکر کرتی ہے۔ اور مجھ پر یہ بات بھی بہت اثر انداز ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ احمدی انسانیت کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ بھی بہت دلچسپ بات تھی کہ خلیفہ نے بتایا کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ایک مسجد ضرار کو گرا دیا گیا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مساجد صرف امن کی جگہیں ہوتی ہیں۔

سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں بھی ایک ریسپشن تھی وہاں بھی چھ ممبران پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ دوسرے حکومتی اہلکار بھی تھے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے اور وہاں بھی لوگوں نے بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

ایک مہمان نے کہا کہ مجھے آج بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ یہ بہت متاثر کن تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس سے امید بندھی ہے۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ یہاں آئے۔ خلیفہ کے پیغام نے ہمیں احساس دلایا کہ ہم کسی تنازعے کو دیکھ کر آنکھیں بند نہ کر لیا کریں کہ یہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ بہت ٹھوس پیغام تھا اور میں اس کے لئے بہت شکر گزار ہوں۔

پھر ایک مہمان نے کہا کیونکہ آجکل دنیا میں ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو انسان کو انسان سے دور کرنا چاہتی ہیں سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں آپ ہر لحاظ سے کامیاب ہوئے ہیں کیونکہ جب ہم ملتے ہیں تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں اور ہمیں مزید کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب نے کہا کہ میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ وہاں لوگ اسلام کی وہ شکل پیش نہیں کرتے جو آپ کے خلیفہ بتا رہے ہیں۔ کاش کہ عراقی لوگ خلیفہ کی بات سن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنی پڑتی اور یہاں سویڈش لوگوں کے سامنے بھکاری بن کر نہ آنا پڑتا۔ یہاں سویڈش لوگوں کو لگتا ہے کہ میں کوئی حق جمانے آیا ہوں۔ یہ احساس میرے لئے بہت برا ہے۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ خلیفہ تو صاف صاف بات کرتے اور بتاتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت تمام مسلم فرقوں سے بہتر ہے۔

پھر ایک مہمان کہتی ہیں کہ جو پیغام خلیفہ نے دیا یہی اصل پیغام ہے جو تمام مذاہب نے اپنے آغاز میں دیا ہے۔ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ خلیفہ یکسانیت کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ دنیا کے مسائل مذہب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں تو وہ مذہب کے نہیں ہیں بلکہ کلچر کے ہیں۔

ڈنمارک میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جو کوریج ہوئی ہے اس میں اس کا ایک نیشنل اخبار ’’کرسچن بلادت‘‘ ہے۔ اس نے ہوٹل میں جو فنکشن ہوا تھا اس کی خبر دی۔ پڑھنے والے تو پچاس ہزار ہی ہیں۔ اسی طرح ایک اور ریڈیو 24 کی جرنلسٹ انٹرویو کے لئے مشن آئی اور تقریباً پونے گھنٹے کا انٹرویو لیا اور پھر اس کو ڈینش ترجمہ کے ساتھ من وعن شائع کیا، سنایا۔ اس ریڈیو کے ایک وقت میں سامعین کی تعداد پچیس سے چالیس ہزار ہے۔ ٹی وی پی آر نے اپنی خبروں میں کوریج دی۔ اس کے سامعین کی تعداد دو ملین ہے۔ اسی طرح دوسرے میڈیا وغیرہ کے ذریعہ کل تقریباً تین ملین افراد تک اسلام کا یہ پیغام پہنچتا رہا یا پہنچا۔

اسی طرح سویڈن میں مختلف اخباروں اور ریڈیو چینل، ٹی وی چینل وغیرہ کے چھ انٹرویو ہوئے اور نیشنل ٹی وی پر انہوں نے خبریں بھی دیں۔ اس طرح مجموعی طور پر تقریباً آٹھ ملین کے قریب لوگوں تک سویڈن میں بھی پیغام پہنچا۔ پس جس طرح جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور جس طرح لوگوں کے تاثرات ہیں وہ میں نے بیان کئے ہیں۔ عمومی طور پر اسلام کی تعلیم سن کر ان لوگوں کو حقیقت کا علم ہوا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے میں ہے اور اس کے ساتھ ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے اور حقوق العباد ادا کرنا ہے۔ اور یہ لوگوں کو پتا لگ گیا کہ جماعت احمدیہ کیونکہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے یہ حقوق ادا کر رہی ہے۔ پس یہ بنیادی چیز ہے کہ ہر احمدی اس بات کو سمجھے کہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی یہ حقوق صحیح طور پر ادا ہو سکتے ہیں۔

حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف کو امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے اور یہی اکثر تأثرات ہیں جو لوگوں نے بیان کئے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے جس کا خلاصہ میں نے بیان کیا ہے کہ ان کی جو خوف کی حالتیں تھیں وہ یہاں ہمارے فنکشنوں پر آ کر امن میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہے اوراس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی ساتھ ہیں جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دوسروں پر اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے بعض نے قرآن کریم کو پڑھنے کا بھی اظہار کیا۔ ایک دو کی مثالیں بھی مَیں نے پیش کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو وہ ناکام ہوگا اور امن قائم نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلافت اولیٰ کے زمانے میں یا ابتدائی زمانے میں خلفائے راشدین کے زمانے میں جب حقیقی خلافت تھی تو حضرت عمر کے زمانے میں کیا ہوا۔ شام اور عراق میں ایسا امن قائم کیا کہ وہاں کے عیسائی اس وقت جبکہ رومن حکومت نے دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی، روتے تھے کہ مسلمان دوبارہ واپس آئیں۔ اور جب مسلمان دوبارہ واپس آئے تو انہوں نے خوشیاں منائیں۔

لیکن اب کیا ہو رہا ہے۔ شام اور عراق میں خلافت کے نام پر جو تحریک شروع ہوئی ایک تو اس میں کوئی طاقت نہیں تھی، حقیقت نہیں تھی اور شروع میں جو ابتدائی طاقت تھی وہ بھی اب ختم ہوگئی اور کوئی زور نہیں رہا۔ جو کام خلافت کے نام پر شروع ہوا تھا دو تین سال میں بلکہ اس سے بھی کم عرصے میں وہ صرف ایک تنظیم کا نام رہ گیا جس نے نہ اپنوں کو امن دیا ہے نہ غیروں کو امن دیا ہے۔ وہاں جانے والے بہت سے ایسے ہیں جو اسلام اور خلافت کے نام پر ایک جذبے کے ساتھ گئے تھے۔ یہاں سے، یورپ سے بھی جاتے رہے لیکن غیر اسلامی حرکتیں دیکھ کر مایوس بھی ہوئے۔ کئی ان میں ایسے ہیں جو واپس آنا چاہتے ہیں لیکن نہیں آسکتے۔ یہ بھی میڈیا میں آرہا ہے۔ خوف کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ تمام راستے ان کے لئے بند ہیں۔

شدت پسندی کا یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ ایک عورت کا چھوٹا دودھ پیتا بچہ بھوک سے تڑپ رہا تھا اور گھر کا فاصلہ دور تھا۔ عورت نے بالکل ایک علیحدہ جگہ جا کر درخت کے نیچے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا تو اس وقت یہ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیدار اور اسلام کی حفاظت کرنے والے آ گئے اور ان نام نہاد خلافت کے سپاہیوں نے اس عورت سے اس کا بچہ چھینا کہ تم سڑک پر بیٹھی دودھ پلا رہی ہو۔ حالانکہ بالکل ایک علیحدہ جگہ تھی اور پھر بچہ چھین کر گولیاں مار کر اس عورت کو مار دیا۔ تو یہ وہ ظلم ہیں جو وہاں ہو رہے ہیں۔ اور مارا اس بات پر کہ تم یہ غیر اسلامی فعل کر رہی ہو۔ انہوں نے تو اپنوں کا امن بھی چھین لیا ہے تو غیروں کو انہوں نے کیا امن دینا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے مثال دی کہ حضرت عمر کے زمانے میں تو عیسائی بھی اس بات پر خوش تھے کہ ہمیں مسلمان امن دے رہے ہیں اور عیسائی امن نہیں دے رہے اور آج اس کے بالکل الٹ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو اپنوں اور غیروں کے خوف کو امن میں بدل رہی ہے اور مختلف لوگوں کے تاثرات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات خلافت احمدیہ کے ساتھ ہیں اور کبھی کم نہیں ہوتیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ گزشتہ 108 سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا قیام اور خلافت کا وعدہ الٰہی وعدہ ہے اور وہی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں تھی لوگوں نے وہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ختم نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ختم نہیں کر سکتے۔ اور یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کے لئے ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی اور ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مزید شان سے جلد از جلد پورا ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

نماز کے بعد مَیں تین جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے اور دو غائب۔ جنازہ حاضر ہے مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وقف کا ہے جو ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم آف ننکانہ کے بیٹے تھے۔ 23 / مئی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت عمر دین صاحب بنگوی ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم کے بھتیجے تھے۔ لمبا عرصہ منڈی بہاؤالدین میں رہے۔ پھر جرمنی شفٹ ہو گئے۔ چند سال سے لندن میں مسجد فضل کے حلقہ میں مقیم تھے۔ ساری زندگی مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ منڈی بہاؤالدین میں بھی سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم القرآن اور امام الصلوٰۃ وغیرہ عہدوں پر فائز رہے۔ جہاں بھی رہے سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ 1987ء کے رمضان المبارک میں کلمہ طیبہ کے کیس میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ انتہائی نیک، صالح، قرآن کریم سے محبت کرنے والے شفیق اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم داؤد احمد صاحب شہید ابن مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کا ہے جو کراچی میں رہتے تھے۔ 24 / مئی 2016ء کو 60 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے رات تقریباً 9 بجے آپ کو گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق داؤد احمد صاحب اپنے گھر کے باہر ایک غیر از جماعت کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان کے دوست ابھی تھوڑے فاصلے پر ہی تھے کہ اسی دوران ایک موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد آئے اور پیچھے بیٹھے ہوئے شخص نے موٹر سائیکل سے اتر کر آپ پر فائرنگ کر دی۔ غیر از جماعت دوست ان کی مدد کے لئے آگے بڑھے تو حملہ آوروں نے ان کی ٹانگوں پر بھی فائر کئے اور موقع سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں مکرم داؤد صاحب کو تین گولیاں لگیں جو سینے اور پیٹ سے آر پار ہو گئیں۔ فائرنگ کی آواز سن کر ارد گرد سے لوگ جائے وقوعہ پر جمع ہو گئے اور انہوں نے مکرم داؤد صاحب کو فوری طور پر قریبی واقع ہسپتال میں پہنچایا جہاں سے فرسٹ ایڈ کے بعد دونوں کو لیاقت نیشنل ہسپتال شفٹ کر دیا گیا جہاں ڈاکٹرز نے داؤد صاحب کا آپریشن بھی کیا لیکن پیٹ میں لگنے والی گولیوں نے جگر اور بڑی اور چھوٹی آنت کو شدید متاثر کیا تھا۔ سینہ میں لگنے والی گولیوں سے بہت زیادہ خون ضائع ہو گیا تھا اس لئے جانبر نہ ہو سکے اور آپریشن کے دوران ہی جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے غیر از جماعت دوست جو زخمی تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہیں۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ پھر یہ خاندان ربوہ شفٹ ہو گیا اور 1956ء میں ربوہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ان کے والد نیوی میں ملازم تھے پھر یہ کراچی چلے گئے اور وہاں پھر انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ ان کا ایک حادثے میں بازو بھی ضائع ہو گیا تھا لیکن انہوں نے کبھی بازو کی کمی کو اپنے کام میں حائل نہیں ہونے دیا۔ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے نرم مزاج، علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس انسان تھے۔ وقوعہ کے بعد تحقیق کرنے والے ادارے جب علاقے کے لوگوں سے معلومات لے رہے تھے تو ہر شخص کا یہی کہنا تھا کہ یہ شخص تو کسی سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔ جھگڑا کرنا تو دُور کی بات ہے یہ تو دوسروں کی مدد کیا کرتے تھے اور دوسروں کے کام آنے والے نیک انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہے۔ آپ کا گھر عرصہ 18 سال تک نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا اور اسی طرح انصار اللہ اور جماعتی کاموں میں بھی خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ ان کا ایک بیٹا اس وقت جامعہ احمدیہ میں چوتھے سال میں پڑھ رہا ہے۔ ان کے دو بیٹے ملک سے باہر کام کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کا ہے جو 25 / مئی 2016ء کی صبح ربوہ میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے ہاں اکتوبر 1942ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم منشی محمد رمضان صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1909ء میں بیعت کی تھی۔ آپ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری کے نواسے اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کے بھانجے تھے۔ آپ کے والد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب بھی وقف جدید کے معلم تھے۔ بنیادی تعلیم میٹرک تھی۔ پھر آپ نے 1961ء میں زندگی وقف کی اور جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1969ء میں وہاں سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران ایف۔ اے اور مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ پھر ان کا تقرر وہاں نظارت اصلاح و ارشاد میں اور مختلف جگہوں پر ہوتا رہا۔ ادارۃ المصنفین، وکالت تبشیر میں بھی کام کیا اور نظارت تعلیم القرآن میں بھی کام کیا۔ اصلاح و ارشاد مقامی میں مختلف علاقوں میں مربی کے طور پر کام کیا۔ 90ء سے 98ء تک اشاعت و تصنیف کی نظارت میں کام کیا۔ پھر وکالت دیوان میں 99ء سے 2006ء تک کام کیا۔ 2006ء سے 08ء تک وکالت اشاعت کے ماہنامہ تحریک جدید کے ایڈیٹر رہے۔ اکتوبر 2008ء سے وفات تک نگران متخصصین (جامعہ کے فارغ التحصیل جو اسپیشلائز کرتے ہیں) ان کے نگران رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب مربی، داعی الی اللہ، مناظر تھے۔ انہوں نے بعض کتابیں بھی لکھیں۔ انصار اللہ میں بھی خدمت کا موقع ملا اور بڑے دعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے ورثاء میں ان کی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا یہیں ہے جو باپ کے جنازے پہ جا بھی نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اور اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اپنے باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

درخواستِ دُعا

مکرم زین الدّین حامد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان، وصدر مجلس انصار اللہ بھارت کی اہلیہ بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے کینسر کے مرض کی تشخیص کی ہے۔ امرتسر میں علاج چل رہا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمؤمن راشد قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم اسامہ عبدالعظیم صاحب

مکرم اسامہ عبدالعظیم صاحب کا تعلق مصر سے ہے۔ جہاں ان کی پیدائش 1976ء میں ہوئی۔ بعد میں انہیں 2014ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدیت کی طرف سفر کی ابتدا میرے بچپن سے ہوئی۔ میرے والد صاحب متدیّن مزاج آدمی تھے۔ ان کی خواہش کے مطابق مَیں نے قرآن کریم کے بعض اجزاء حفظ کئے اور لڑکپن میں ہی والد صاحب کی لائبریری سے تفسیر،فقہ اور عقیدہ اسلامیہ کے موضوعات پر مختلف کتب کا مطالعہ کرلیا۔ مَیں نے سید قطب کی تحریرات پڑھیں اور ان کے مطالعہ کے بعد اپنے اندر قربانی کا جوش، جہاد کی محبت اور ظالم کے سامنے ڈٹ جانے کا غیر معمولی جذبہ محسوس کرنا شروع کردیا۔

سلفی اور اخوان المسلمین

اسی لڑکپن کی عمر میں مجھے سب سے پہلے جس جماعت نے متأثر کیا وہ سلفیوں کی جماعت تھی۔ میں جب ان کا لباس اور لمبی داڑھی دیکھتا تو خیال کرتا کہ شاید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے زیادہ قریب ہیں۔ چنانچہ یہ سمجھ کر میں ان کے ساتھ ہولیا۔ان سے میں نے عقیدہ اور فقہ کے اصول سیکھے اور فروع دین کا علم حاصل کیا۔ اسی عرصہ میں ہمارے ملک میں دینی وفکری نزاعات کا سلسلہ چل نکلا۔ایک طرف سلفی تھے تو دوسری طرف اخوان المسلمین۔لیکن ان کے بالمقابل تبلیغی جماعت، انصار السنۃ اور جہادی وتکفیری جماعتوں کے علاوہ شیعہ بھی موجود تھے۔ میرا شروع سے ہی اس بات پر پختہ ایمان تھا کہ خدا کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور جماعت کے ساتھ مل کر دین کا کام کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ ایک دینی فریضہ ہے کیونکہ اسی ذریعہ سے خود کو زمانے کے فتنوں سے بچایا جاسکتا ہے۔لیکن فرقوں کی بھرمار میں وہ کونسی جماعت ہے جس کے ساتھ جڑ کر یہ دینی فریضہ ادا کیا جاسکتا ہے؟ اس کا جواب ڈھونڈنے کے لئے میں نے تقریبًا ہر جماعت کے قریب ہوکر اسے پرکھنے کی کوشش کی۔ بالآخر میں اخوان المسلمین اور سلفیوں کے مابین اٹک کر رہ گیا۔ اخوان المسلمین کے جوش وجذبے اور ان کے مضبوط نظام اور امّت اسلامیہ کے معاملات میں ان کی دلچسپی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ یہ واحد جماعت تھی جو اس عالمی خلافت کے قیام کے لئے کوشاں تھی جس کے ساتھ آخری زمانے میں اسلام کی ترقی وابستہ کردی گئی ہے۔لیکن ان کے دعاوی کے برعکس مَیں نے دیکھا کہ وہ کئی ظاہری امور میں سنت نبوی کی اتباع کا خیال نہیں رکھتے۔ اسی طرح ان کی زیادہ تر توجہ سیاسی امور پر مرکوز رہتی اور دینی احکام وعلوم کے بارہ میں تساہل سے کام لیا جاتا۔ اگرچہ مَیں سلفیوں کے چال چلن سے بھی اتنا خوش نہ تھا لیکن مذکورہ صورتحال کی بنا پر میرے سامنے سوائے سلفیوں کے اور کوئی جماعت ایسی نہ تھی جس کے ساتھ مل کر کام کیا جاسکتا۔

مَن کی مراد!

مَیں ابھی اسی شش وپنج میں ہی تھا کہ میرا تعارف کچھ ایسے نوجوانوں سے ہوا جن کا تعلق ’’الجماعۃ الاسلامیۃ المصریۃ‘‘ سے تھا۔انہوں نے مجھے جماعت کے طرز فکر پر مبنی کچھ لٹریچر بھی دیا۔ مجھے تو شروع سے ہی مطالعہ کا شوق تھا لہذا میں نے ان کا لٹریچر پڑھا تو اپنی فہم کے مطابق ان کو سلفیوں سے بھی بہتر پایا کیونکہ علوم شریعت کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ان کی اسلام اور امّت مسلمہ کی موجودہ حالت پر بھی نظر تھی نیز باطل کا مقابلہ کرنے کی طاقت بھی بہت نمایاں تھی۔ مجھے تو اس جماعت میں جیسے مَن کی مراد مل گئی لہذا میں 1991ء سے اس جماعت میں شامل ہوگیا اور اس کی جملہ کتب اور لٹریچر پڑھ ڈالا۔ یہ جماعت مصر میں حکومتی ظلم کا نشانہ بنی ہوئی تھی اور اس کے کئی ممبران کو گرفتار کرکے دس دس پندرہ پندرہ سال کے لئے جیل کی سلاخوں کے پیچھے پھینک دیا گیا تھا بلکہ کئی ممبران کو تو عمر قید اور پھانسی تک کی سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔اس لئے اس جماعت کا جملہ لٹریچر خفیہ طور پر بڑی احتیاط کے ساتھ جماعت کے ممبران تک پہنچایا جاتا۔ظلم کی ان داستانوں کو دیکھ کر اور ان کے بارہ میں سن کر ہمیں خوف نہ آتا تھا بلکہ ایسے واقعات ہمیں مزید مضبوط کرنے اور قربانی پر ابھارنے کے لئے کافی تھے۔

قید کے بعد تبدیلی

مَیں اس مذکورہ اسلامی جماعت کے مبلغ کے طور چھپ چھپا کر کام کرتا رہا تا آنکہ میری باری بھی آگئی اور 1997ء میں مجھے بھی گرفتار کرکے 9 سال کے لئے جیل کی کال کوٹھڑیوں کے اندھیروں میں دھکیل دیا گیا۔ان 9 سالوں میں جب اس جماعت کے خلاف کارروائیاں بڑھیں تو اس جماعت نے بھی شدت پسندی کی راہ اختیار کرلی۔جس کے نتیجہ میں اس کے ممبران کے قتل وپکڑ دھکڑ کا بازار گرم ہوگیا اور بالآخر اس جماعت کو اس ملک میں چلنے کے لئے اپنے طرز فکر میں بنیادی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ چنانچہ اس جماعت کے بعض علماء شدت پسندی کو چھوڑ کر نبی کریمؐ کی رحمت اور انسانیت سے ہمدردی کے موضوع پر تقریریں کرنے لگ گئے جنہیں سن کر مجھے ایسے لگا جیسے حقیقتِ اسلام سے ہمارا تعارف اب ہوا ہے۔ میں 2006ء میں جیل سے رہائی کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کی اکثریت اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہے۔ مجھے اس بات پر فخر تھا کہ میری جماعت نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی فکر کی تصحیح کرلی ہے۔

اسلامی جماعت سے علیحدگی

اسی عرصہ میں 2008ء میں مصر میں انقلاب کی تحریک شروع ہوئی جو بعد میں 2011ء میں حسنی مبارک کی حکومت کے خاتمہ کا باعث بنی۔ ایسے حالات میں تمام دینی جماعتوں نے پر پُرزے نکالے اور میدان عمل میں نکل کھڑی ہوئیں۔لیکن اس موقع پر میری جماعت میں یہ عجیب انقلاب آیا کہ اس کے بعض متشدد عناصر نے اپنی سیاست چمکانے کے لئے رحمت وعفو کی تعلیم دینے والے علماء کو جماعت سے نکال باہر کیا اور خود جماعت کے مالک بن بیٹھے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مَیں نے اس جماعت سے علیحدگی کا اعلان کردیا۔

احمدیت سے تعارف

یہی وہ عرصہ تھا کہ جس میں ’’ممدوح‘‘ نامی میرے ایک قریبی دوست نے 2008ء میں ہی مجھے یہ بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کی سچائی کا قائل ہوگیا ہے۔ہم تو اسے قادیانی جماعت کے نام سے جانتے تھے جس کے بارہ میں اس قدر پروپیگنڈہ کیا گیا تھا کہ میں نے دوست کی بات سنتے ہی لاحول پڑھتے ہوئے کہا کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میرا دوست اس گمراہ اور مرتد گروہ میں شامل نہ ہوجائے۔ میں تو اس جماعت کو اس قابل بھی نہ سمجھتا تھا کہ اس کے بارہ میں بات بھی کی جاتی۔لیکن چونکہ میرا دوست اس کے بارہ میں بہت جوش دکھا رہا تھا لہٰذا اسے بچانے کے لئے میں اس کے ساتھ جماعت کے بارہ میں بحث کرنے لگ گیا۔

ہوسکتا ہے یہ شخص سچا ہو!

ہماری بحثوں کا یہ سلسلہ 6 سال تک چلتا رہا جس میں بسا اوقات ساری ساری رات ہمیں بحث کرتے ہوئے گزر جاتی۔اسی چھ سالہ عرصہ میں مَیں سعودی عرب میں کام کے لئے چلا گیا لیکن جب بھی چھٹیوں میں واپس آتا تو اپنے دوست سے بحث کا سلسلہ چل نکلتا نیز کبھی کبھی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی ان موضوعات پر گفتگو ہوتی رہتی۔ ’’ممدوح‘‘ کے ساتھ بحث ومباحثہ کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میرے قدم ڈگمگانے لگے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عقل ومنطق کے مطابق تفاسیر اور روح پرور نکاتِ معرفت سننے کے بعد میں کسی طور یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا کہ وہ جھوٹے مدعی ہیں، ہاں میں اس بات کا بھی قائل نہ تھا کہ وہ حقیقت میں امام مہدی ہیں جن پر ایمان لانا فرض ہے۔ ہاں میں یہ سمجھتا تھا کہ کثرت عبادت اور تقرب الی اللہ سے انہیں کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے تاہم میں انہیں جھوٹا کہنے کی جرأت ہرگز نہ کرسکتا تھا۔میری سابقہ اسلامی جماعت کے ایک زعیم نے ہمیں سمجھایا تھا کہ ہمیشہ دوسروں کے بارہ میں حسن ظن سے کام لیا کریں اور ہر بات میں خود کو ہی حقّ مبین پر نہ خیال کریں۔ کیونکہ یہ امکان بھی ہے کہ آپ کا مدّمقابل ہی صحیح راستے پر ہو اور آپ غلطی خوردہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے اپنی سابقہ اسلامی جماعت سے کچھ اچھا سیکھا تو وہ یہی کلمات تھے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں تحقیق کے دوران انہی الفاظ کی بنا پر بار بار میرے ذہن میں یہ خیال بھی آنے لگا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ شخص سچا ہو۔ایک روز ’’ممدوح‘‘ نے مجھے ایک سی ڈی دی جس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جملہ عربی کتب تھیں۔ میں نے اسے ایک طرف رکھ دیا اور کوئی توجہ نہ دی۔ رفتہ رفتہ میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگ گیا۔ میں نے کہا کہ جب اس مدعی کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا لٹریچر میرے سامنے ہے تو میں اس کی حقیقت جاننے کے لئے اُسے کیوں نہیں پڑھتا؟ میرے اس میلان اور اس سوچ کا اثر میری زندگی پر بہت نمایاں رنگ میں ظاہر ہوا۔اور ’’ممدوح‘‘ نے بھی اسے محسوس کرتے ہوئے کہا کہ کچھ وقت کی بات ہے جس کے بعد تم امام مہدی کی غلامی میں آنے ہی والے ہو۔ میں نے ہنستے ہوئے اسے جواب دیا کہ ایسے خواب نہ دیکھو، کیونکہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔

شدید گرمی میں ٹھنڈے پانی کا چشمہ

2014ء کی بات ہے کہ رمضان سے قبل میں نے ممدوح سے کچھ کتب مانگیں تو اس نے مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دو کتابیں ’حمامۃ البشریٰ‘ اور ’تحفہ بغداد‘ دیں۔ ان کتب کو لینے سے قبل میرا خیال تھا کہ چونکہ شرعی علوم سے مجھے بہت زیادہ واقفیت ہے اس لئے ان کتب کو پڑھ کر میں ان میں خلافِ شریعت امور کی نشاندہی کروں گا اور یوں ممدوح کے ساتھ بات چیت میں میری جیت یقینی ہوجائے گی۔ لیکن میرے لئے یہ بات کسی حیرانی سے کم نہ تھی کہ حضرت امام مہدی کا سب کلام شریعت، عقل اور اسلام کے مسلمہ قواعد واصولوں کے عین مطابق تھا۔ ان کتب کو پڑھ کر مجھے اس ظلم کا اندازہ ہونے لگا جو ہم مسلمانوں نے مل کر حضرت امام مہدی علیہ السلام پر کیا ہے۔ ہم آج تک اپنے مولویوں کے پیچھے لگ کر ان کے بنائے ہوئے اعتراضات کو ہی دہراتے رہے ہیں اور کبھی خود پڑھ کر فیصلہ نہیں کیا۔امام مہدی علیہ السلام کی ان کتب نے تو مجھے اپنا گرویدہ کرلیا۔ میری حالت ایسے پیاسے کی سی تھی جسے شدید گرمی میں ٹھنڈے پانی کا چشمہ مل جائے اور وہ اس کے اوپر منہ لگا کر پیتا ہی جائے۔

تفہیمات وبشارات وانعامات

اُدھر میرا دل اور ذہن بدلنے لگا اور اِدھر خدا تعالیٰ کی رحمت اور انعامات اور بشارات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ میں بغیر کسی تصنّع کے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے کلام نے میری دنیا بدل کے رکھ دی۔ میں روحانیت کی عجیب مسحور کن لہروں میں تیرنے لگا۔ روحانی نشے کی اس کیفیت میں بھی کبھی کبھی یہ سوال پیدا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا جبکہ یہ شخص تو عجمی ہے۔ ایک روز یہ سوچتے ہوئے سویا تو نیم بیداری کی کیفیت میں میرے ذہن میں بار بار حدیث نبوی کا یہ حصہ گردش کرنے لگا: (سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْت)۔ جب صحیح طور پر بیدار ہوا تو تفہیم ہوئی کہ یہ تو دراصل میرے سوال کا جواب ہے کہ امام مہدی کی اہل بیت سے نسبت اسی طرح روحانی ہے جیسے سلمان الفارسیؓ کی تھی۔

☆ ایک روز مَیں یہی دعا کرتے ہوئے سویا کہ خدایا امام مہدی ہونے کا یہ دعویدار مجھے تو سچا لگتا ہے، لیکن اصل حقیقت سے تو تُو ہی واقف ہے۔ اس لئے تو مجھے اس کی حقیقت سے آگاہ فرمادے۔ کچھ دیر کے بعد ایک مہیب آواز کو سن کر میں بیدار ہوگیا جو حضرت امام مہدی کے بارہ میں کہہ رہی تھی: فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ۔ وہ (یعنی امام مہدی) مقتدر بادشاہ کے حضور سچائی کی مسند پر ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس آواز کو سن کر جاگا تو کانپ رہا تھا میری آنکھوں میں آنسو اور میری زبان پر مذکورہ الفاظ جاری تھے جو میری اہلیہ نے بھی سنے، اور وہ بھی اس کی گواہ بن گئی اور بعد میں اسے بھی امام الزمان کی بیعت میں آنے کی توفیق مل گئی۔

☆ مجھے ایک حکومتی ادارے میں ایک ضروری کام تھا۔ اس ادارے کا ڈائریکٹر نہایت سخت آدمی تھا اور بلاوجہ میرے جائز کام میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ میں نے اپنا کام نکلوانے کیلئے قبل ازیں بعض معتبر اشخاص کی سفارش بھی ڈلوائی لیکن ڈائریکٹر نے انکار کردیا تھا۔ پھر میں خود بھی گیا اور اس سے گرما گرم بحث ہوئی لیکن نتیجہ وہی نکلا کہ اس نے میری ایک نہ سنی۔ ایک روز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفہ بغداد کا مطالعہ

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں، اُس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی ہیں اور شریعت کے لحاظ سے آپ پر نبوت ختم ہوگئی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے آپ کے غلام نبی ہیں، آپ کی شریعت کو جاری کرنے والے نبی ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 راپریل 2016 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے کیا الزام لگایا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی کہہ کر یا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر ختم نبوت کی نفی کی ہے۔

سوال حضور انور نے اس الزام کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ یہ سراسر ہم پر جھوٹا الزام ہے اور اتہام ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کے اس سے زیادہ قائل اور اس کا عملی اظہار کرنے والے اور اپنے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرنے والے اور آپ کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں جتنا دوسرے مسلمان فرقے اس کا اظہار کرنے والے اور ماننے والے ہیں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں سمجھا جتنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وجہ سے احمدیوں نے سمجھا ہے۔

سوال بعض بچے بچیوں نے جب حضور انور کو یہ لکھا کہ غیر احمدی بچے انہیں اسکولوں میں کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو تو حضور انور نے انہیں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض بچے بچیوں نے گزشتہ دنوں مجھے لکھا کہ ہمارے سے اس طرح سلوک ہوتا ہے۔ تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کا تابع نبی مانتے ہیں۔

سوال حضور انور نے احمدی بچوں اور نوجوانوں پر، جماعت احمدیہ کے خلاف دنیا بھر میں ہونے والے جھوٹے پراپیگنڈہ کے مقابل کیا فرض عائد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارے ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں۔ اس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی ہیں اور شریعت کے لحاظ سے آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے آپ کے غلام نبی ہیں، آپ کی شریعت کو جاری کرنے والے نبی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؐ کے مقام خاتم النبیین کو کس طرح قائم کر کے دکھایا اور ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے، جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا، کچھ نہیں۔“ فرمایا: ”ہمارا مدّعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو اِن لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔“ فرمایا کہ ”یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرتے ہو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کا اصل منشا اور مدعا کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ”ہمارا اصل منشاء اور مدّعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضہ کی قوت ہے اور اسی افاضہ میں ہمارا ذکر ہے“۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آکر مسلمانوں کی کن غلطیوں کی اصلاح فرمائی؟

جواب حضور انور فرمایا: فرمایا اس وقت جو مَیں آیا ہوں تو مَیں بھی ان غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانے میں پیدا ہوگئی ہیں۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور اہم اور اعلیٰ توحید کو مشکوک کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں اور وہ اس سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں۔ نہ زمانے کا کوئی اثر ان پر ہوا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ بیشک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا اور دو ہزار برس سے اب تک اسی طرح موجود ہے۔ کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ یہ غلطی خود مسلمانوں کی ہے جنہوں نے قرآن شریف کے صریح خلاف ایک نئی بات پیدا کر لی۔ قرآن شریف میں مسیح کی موت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اصل میں اس غلطی کا ازالہ میرے ہی لئے رکھا تھا کیونکہ میرا نام خدا نے حکم رکھا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ یہ سب جھوٹ ظاہر ہو جاوے۔ قرآن نے صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ آخری خلیفہ مسیح موعود ہوگا اور وہ آگیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی اس پر لکیر کا فقیر رہے گا جو فیج اعوج کے زمانہ کی ہے تو وہ نہ صرف خود نقصان اٹھائے گا بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا جاوے گا۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مریض کی عیادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ ایک مریض کی عیادت کا بیان کرتا ہوں۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ایک قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامت کے علاج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا ”ہم دعا کریں گے۔“ پھر ایک دن شام کو اس نے بذریعہ حضرت حکیم الامت التماس کی کہ میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود 11 راگست 1902ء کو ان کے مکان پر جا کر دیکھنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ وعدہ کے ایفاء کے لئے آپ سیر کو نکلتے ہی خدام کے حلقے میں اس مکان پر پہنچے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اور کچھ دیر تک مرض کے عام حالات دریافت فرماتے رہے، اس کے بعد بطور تبلیغ فرمایا۔ کہ ”میں نے دعا کی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتی ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ اہل حاجت لوگوں کو کس قدر تکالیف ہوتی ہیں مگر حاکم کے ذرا کہہ دینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں دعا کی قبولیت کو اس وقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور اذن ہو۔ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے“۔

سوال حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا رہنمائی فرمائی اور اپنا کیا نمونہ قائم فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔“ دوسرا ہمدردی بنی نوع انسان کی ہے۔ فرمایا کہ ”بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سوال ”ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا“ حضرت مسیح موعودؑ کے اس قول کی حضور انور نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یعنی ایک جگہ وہ جدائی نہیں چاہتا اور ایک جگہ ملنا نہیں چاہتا۔ فرمایا کہ ”یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل“۔ بنی نوع انسان جو ہیں وہ آپس میں علیحدہ ہوں، جھگڑے ہوں، فساد ہوں، ایک کا منہ اِس طرف ہو اور دوسرے کا منہ اُس طرف ہو، یہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا۔ یہ فصل ہے۔ اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو جوڑنا، کسی کو ملانا، اس کے برابر ٹھہرانا، شریک ٹھہرانا۔ یہ وصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لئے یہ نہیں چاہتا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ایسا ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ میں پیش کی گئی ہے۔“

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک و سویڈن، مئی 2016ء

ہمارا یہ ایمان ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم کامیاب ہوں گے، ہم فتحیاب ہوں گے

- ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے ❖
- مسیحؑ اور مہدیؑ ایک ہی وجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح اور مہدی کو ایک ہی وجود قرار دیا ہے ❖
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور جس مسیح نے بھی آنا تھا آپ کا مثیل بن کر آنا تھا ❖
- آنے والے کا درجہ نبی کا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اسے چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آیا ہے اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا ❖
- انسان کا یہ حق نہیں کہ وہ قرآنی آیات کی ایسی تشریح کرے جو خدا تعالیٰ کی صفات کو محدود کردے اور اس کے حق اور اختیار کو روک دے ❖
- ایک آدمی نے پنجاب انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان سے دعویٰ کیا تھا اور وہ اُس وقت اکیلا تھا اور اب ملینز میں ہے، کیا یہ خدا تعالیٰ کا کام نہیں؟ اگر ان سب شامل ہونے والوں کو علم تھا کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں پھیلا رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا صحیح مقام نہیں دے رہے اور ہم خاتم النّبیین کے غلط معنی کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کی صحیح تشریح نہیں کر رہے تو پھر مسلمانوں میں سے یہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ساتھ کیوں شامل ہو رہے ہیں، ہماری جماعت کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کمیونٹیز اسی طرح ترقی کرتی ہیں ❖
- ہم دنیا میں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ تم کس طرح خدا تعالیٰ کے قریب ہو سکتے ہو، اس کا سب سے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرو ❖
- میں ایک عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ اگر ہم نے عدل و انصاف سے کام نہ لیا اور بڑی طاقتوں نے غریب ممالک کے حقوق نہ دیئے اور غریب ممالک کی دولت لوٹنی بند نہ کی تو پھر آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ جنگ آپ کے دروازے پر ہے ❖
- اگر تیسری عالمی جنگ سے بچنا ہے تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹو، اور اس کے حقوق ادا کرو اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو، ایک دوسرے سے ہمدردی اور احترام سے پیش آؤ، اگر ایسا نہیں کروگے تو پھر بچوگے نہیں ❖

((ڈنمارک کے ریڈیو چینل کا حضور انور سے انٹرویو، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دُنیا کیلئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا امن بخش پیغام اور زرّیں ہدایات و نصائح))

❁ بچوں کو وقف جدید میں شامل کریں، لجنہ ناصرات کو شامل کریں، بچوں کو عادت ڈالیں، رقم سے زیادہ چندہ کی اہمیت ہونی چاہئے ❁ رابطوں کو بڑھائیں، اپنے پبلک رِلیشن بڑھائیں اور ہر طبقہ سے اپنے رابطے رکھیں ❁ عاملہ کے ممبران کوشش کریں کہ سب موصی ہوں ❁ نماز باجماعت کی طرف بار بار توجہ دیں، قرآن کریم، حدیث اور خطبات سے حوالے نکال کر ہر ہفتہ گھروں میں بھجوا کریں ❁ جو مسجد سے زیادہ دُور رہتے ہیں، دو تین گھرانے اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیا کریں، اس سے آپس میں محبت بڑھے گی، اگر پہلے سے محبت ہے تو مزید بڑھے گی ❁ امور عامہ کا کام صرف جھگڑے نپٹانا نہیں یا صرف قضا کے فیصلوں کی تنفیذ کروانا نہیں، امور عامہ کا کام یہ ہے کہ لوگوں کو ملازمتیں دلوانے میں مدد کرے، جو فارغ ہیں ان کو کام کے راستے بتائے، ان کی رہنمائی کرے ❁ طلباء کا data اکٹھا کریں آپکے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے، طلباء کی کونسلنگ کریں، ان کی گائیڈنس ہوتا کہ وہ یونیورسٹیز میں صحیح مضمون کا انتخاب کرسکیں جو آئندہ اُن کے کام آنا ہے ❁ میں عہدیداروں کو توجہ دلا چکا ہوں کہ مجھے صحیح رپورٹ بھجوایا کرو اور پوری طرح تحقیق کر کے اور چھان بین کر کے بھجوایا کرو تا کہ کسی کو غلط سزا نہ ملے ❖

﴿نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح و ہدایات﴾

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 10، 11؍مئی 2016 کی مصروفیات

10؍مئی 2016ء (بروز منگل)

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ایک ریڈیو کی نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ڈنمارک کے ریڈیو چینل RADIO 24 SYV کی نمائندہ جرنلسٹ رشی رشید صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ اپنے آپ کو احمدیہ جماعت کیوں کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات کو بھول جائیں گے اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود تو ہوگا لیکن اس پر عمل نہ ہوگا اور قرآن کریم کی غلط تشریحات کی جائیں گی۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدی نے اسلام کے احیائے نو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح اور مہدی کے آنے کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔

دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں۔ مسیح تو آسمان پر بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں آئیں گے اور مہدی ابھی تک مبعوث نہیں

ہوئے ۔ جب کہ ہم کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح اور مہدی کو ایک ہی وجود قرار دیا ہے۔

ہم کہتے ہیں کوئی بھی شخص جو اس دنیا میں آتا ہے وہ ہزاروں سال زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک شخص اپنی طبعی عمر پا کر وفات پاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر اتنا لمبا عرصہ کوئی زندہ رہنے کا حقدار تھا تو وہ سب سے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور جس مسیح نے بھی آنا تھا آپ کا مثیل بن کر آنا تھا۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی پیشگوئی تھی کہ جو مسیح و مہدی آئے گا وہ اپنی جماعت بھی بنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ جس طرح یہودیوں کے مختلف فرقے بنے تھے اسی طرح اسلام میں بھی مختلف فرقے بنیں گے۔ اور ان میں سے ایک فرقہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا ہوگا اور وہ جماعت ہوگا۔ پس اسی وجہ سے ہم اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا: جب میں یہاں کسی پروگرام میں سنی اور شیعہ امام اور سکالرز کو بلاتی ہوں اور جب یہ کہتی ہوں کہ ہم اپنے اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو بھی بلانا چاہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ لوگ آپ کو اپنی طرح کا مسلمان نہیں سمجھتے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (اور یہ زمانہ 300 سال تک ممتد رہے گا۔) اس کے بعد پھر پہلے سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ (اور یہ اندھیرا زمانہ ایک ہزار سال تک ممتد ہوگا۔) پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔

اس پیشگوئی کے مطابق تیرھویں صدی کے آخر پر یا چودھویں صدی کے شروع میں آنے والے مسیح و مہدی نے مبعوث ہونا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آچکا ہے جب کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں آیا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ آنے والے کا درجہ نبی کا ہے۔ وہ نبی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اسے چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آیا ہے اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ قرآن وہی ہے اور اسلامی تعلیمات وہی ہیں کوئی نئی تعلیمات نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے وہ ظلی طور پر نبی ہے۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ وہ کسی لحاظ سے بھی نبی نہیں ہے۔ پس ہم میں اور ان میں یہ اختلاف ہے۔

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو یہ خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے اختیار کو ختم کرنے والی بات ہے اور کوئی آدمی یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ ایسی حرکت کرے چنانچہ یہ وجہ ہے کہ دوسرے ہمیں مسلمان کے طور پر قبول نہیں کرتے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی ہیں اور آپ علیہ السلام کو نبی کا یہ ٹائٹل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے۔ اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع اور غلامی میں نبی کے مقام پر فائز ہیں۔

☆جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ تو یہی ہے کہ ایک خدا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ یہ نہ کہیں کہ محمد خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ یہ کہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ اس کلمہ میں یہ ذکر ہی نہیں کہ وہ آخری نبی ہیں۔

باقی جہاں تک آخری ہونے کی بات ہے قرآن کریم آپ کو خاتم النبیین کہتا ہے اور ہم اس کے دوسروں سے مختلف یہ معنے کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کی مہر ہیں۔ ہم اس کو مہر کے معنوں میں لیتے ہیں۔ یعنی آپؐ کی مہر کے بغیر اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آپ کی مہر کے ساتھ آسکتا ہے۔ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے کوئی نئی شریعت اب نہیں ہے۔ اور شریعت لانے والے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

دوسرے لوگ خاتم النبیین کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپؐ نے مہر لگا کر نبی کا ٹائٹل ہی سِیل کر دیا ہے۔ یعنی اب نبی کے آنے کا دروازہ بند ہے۔

حضور انور نے فرمایا کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ وہ ان آیات کی ایسی تشریح کرے جو خدا تعالیٰ کی صفات کو محدود کر دے اور اس کے حق اور اختیار کو روک دے۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے تو آپ کیسا محسوس کرتے ہیں جب کہ آپ کے پاس مسجد بھی ہے اور آپ ایک ہی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ کو دوسرے، مسلمان نہیں سمجھتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس طرح یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قبول نہیں کیا تھا باوجود اس کے کہ تورات میں آپؑ کے آنے کے بارہ میں تمام پیشگوئیاں موجود تھیں۔ اسی طرح اس آخری زمانہ میں آنے والے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ میں بھی مسلمانوں کی طرف سے روکیں ڈالی جائیں گی اور باوجود نشانات پورے ہونے کے مخالفین قبول نہیں کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: باوجود ان سب روکوں کے ہم اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا : اب آپ دیکھیں کہ 1889ء میں ایک شخص نے قادیان جیسے ایک چھوٹے سے گاؤں میں مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ میں وہی موعود مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور یہ اعلان کرنے کے وقت وہ اکیلا تھا۔ پھر لوگ اس کے ساتھ ملنے شروع ہوئے اور جب 1908ء میں اس کی وفات ہوئی تو اس کی کمیونٹی کی تعداد 4 لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ اور اس کو قبول کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد انڈیا اور موجودہ پاکستان میں سے تھی۔ پھر اس کے بعد عرب ممالک میں سے بھی لوگوں نے آپؑ کو قبول کیا اور آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے، انڈونیشیا سے ہزاروں لوگ اس کمیونٹی میں شامل ہوئے۔ ملیشیا سے بڑی تعداد شامل ہوئی۔ عرب دنیا سے بھی لوگ آہستہ آہستہ شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر ان سب شامل ہونے والوں کو علم تھا کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں پھیلا رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا صحیح مقام نہیں دے رہے اور ہم خاتم النبیین کے غلط معنی کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کی صحیح تشریح نہیں کر رہے تو پھر مسلمانوں میں سے یہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ساتھ کیوں شامل ہو رہے ہیں۔ تو اس طرح ہماری جماعت کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کمیونٹیز اسی طرح ترقی کرتی ہیں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم کامیاب ہوں گے۔ ہم فتحیاب ہوں گے۔ اب بتائیں کہ کیا یہودیوں نے عیسائیت کو قبول کیا تھا۔ 300 سال لگے تھے اسکے بعد جا کر عیسائیت پھیلی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح و مہدی علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد میری جماعت میں شامل ہو چکی ہوگی۔

اس پر صحافی نے عرض کیا کہ آپ بڑے مضبوط اور طاقتور ہیں اور ابھی مزید دوسو سال کا عرصہ باقی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک سو پچیس سال گزر چکے ہیں اور ہم اس وقت ملینز میں ہیں۔ ایک آدمی نے پنجاب انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان سے دعویٰ کیا تھا اور وہ اس وقت اکیلا تھا اور اب ملینز میں ہے کیا یہ خدا تعالیٰ کا کام نہیں۔ یہ سب کچھ کس طرح ہو گیا۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور یہاں ڈنمارک آئے ہیں اور آپ کی کمیونٹی یہاں مسجد کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر بعض پروگرام کر رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کے حوالہ سے میرا یہاں آنے کا پلان نہیں تھا۔ اگرچہ مجھے علم تھا کہ مسجد کی تعمیر پر پچاس سال مکمل ہوئے ہیں لیکن میرے یہاں آنے کی یہ وجہ نہیں ہے۔

☆جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کل HILTON ہوٹل میں جو RECEPTION کی تقریب ہوئی ہے اس میں منسٹر، پارلیمنٹ کے ممبران، ایمبسڈر، رشیا اور امریکہ کے فرسٹ سیکرٹریز اور بعض دوسرے لوگ آئے تھے۔ 150 کے قریب مہمان تھے لیکن ان مہمانوں میں میرے علاوہ کوئی دوسرے پاکستانی لوگ نہیں تھے۔ ایسا کیوں تھا۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا : یہاں کی لوکل انتظامیہ اس کا بہتر جواب دے سکتی ہے۔ ہم نے پاکستانی ایمبسڈر کو بلایا تھا اور ساتھ ایمبسی کے لوگوں کو بلایا تھا۔ ایمبسڈر کے بارہ میں پتہ چلا کہ وہ عمرہ کے لئے جا رہے ہیں اور دوسروں کے بارہ میں علم نہیں ہے کہ وہ کس وجہ سے نہیں آسکے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ہمارا نارمل طریق ہے کہ جب ہم ہر سال لندن میں سمپوزیم کا انعقاد کرتے ہیں تو اس میں بہت سارے پاکستانی کمیونٹی کے مہمان شامل ہوتے ہیں اور انڈین ORIGIN کے لوگ آتے ہیں۔ اب یہاں معلوم نہیں کہ پاکستانیوں کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں یا تو تعلقات اتنے اچھے نہیں یا پھر وہ ہمارے پروگرام میں آنا نہیں چاہتے لیکن مجھے اس بارہ میں معلوم نہیں۔

حضور انور نے فرمایا : ہم اسلام کا حقیقی پیغام یہاں کے لوکل ڈینش لوگوں میں پہنچانا چاہتے تھے۔ میرا خیال ہے اس وجہ سے شاید انہوں نے لوکل ڈینش لوگوں کو زیادہ دعوت دی ہے۔ یہاں تک کہ ہماری اپنی کمیونٹی کے ممبران بھی بہت کم تھے۔ شاید دس پندرہ کی تعداد میں موجود تھے۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا : میں نے آپ کی جماعت کے بارہ میں مطالعہ کیا ہے آپ کی جماعت دنیا بھر میں مشنری ورک کر رہی ہے۔ تو کیا آپ نے مشنری ورک کے حوالہ سے کچھ عیسائیت سے لیا ہے اور یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : اگر اس کے لئے انگریزی زبان میں کوئی دوسرا موزوں لفظ ہے تو ہم اسے اختیار کر سکتے ہیں ۔ ہمارا کام ہی تبلیغی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام ہے ۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ میرے آنے کے دو مقاصد ہیں۔ ایک یہ کہ ہر شخص اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے ، خدا کے قریب ہو اور دوسرا یہ کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے ۔ ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آئے۔

ان دونوں باتوں پر عمل کر کے ہی ہم دنیا میں امن رواداری، بھائی چارہ، اور باہمی محبت و پیار کا ماحول قائم کر سکتے ہیں۔ پس ہم دنیا میں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ تم کس طرح خدا تعالیٰ کے قریب ہو سکتے ہو۔ اس کا سب سے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرو۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جن کا پیغام ہم پہنچا رہے ہیں۔ تو جب ہم کہتے ہیں کہ ہم مشنری ورک کر رہے ہیں تو ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اپنے ساتھ شامل ہونے والوں کو کوئی مختلف طرز کی تعلیمات دے رہے ہیں۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ کا عمل ہے اور آپ کے ارشادات ہیں۔ پس اگر تم اس دنیا میں

اور آخرت میں اپنی زندگی کو بچانا چاہتے ہو تو ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمارے ساتھ مل جاؤ۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ احمدی مسلمانوں میں یہ نعرہ ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' تو وہ اس میں لفظ ''اعتماد'' کا اضافہ کیوں نہیں کرتے۔ کیونکہ نفرت اور محبت متضاد ہیں جبکہ اعتماد ایک ایسی چیز ہے جس پر درمیان میں ملا جاسکتا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ ایک ایسا نعرہ ہے جو قرآن کریم سے لیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد قرآن کریم پر ہے۔ ایک دوسرے سے محبت کرو اور ایک دوسرے کا احترام کرو۔ ہر ایک سے انصاف کرو۔ اپنے دشمن سے بھی عدل و انصاف سے پیش آؤ۔ جو اپنے لئے اچھا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر جگہ، ہر موقع پر محبت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ آپ اپنے بچے سے مختلف طریق سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دوست سے مختلف انداز میں محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی بہن اور بھائی سے مختلف طریق پر محبت کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ سے ان کے ایک بیٹے نے پوچھا کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا ہاں میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر بچے نے پوچھا کیا آپ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا ہاں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر بچے نے کہا کہ یہ دونوں محبتیں ایک جگہ کیسے جمع ہوسکتی ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ جب اللہ کی محبت سامنے ہوگی تو میں تمہاری محبت کو چھوڑ دوں گا اور صرف خدا سے محبت کروں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ محبت کے مختلف مدارج ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ دشمنوں سے محبت ان کیلئے ہمدردی رکھنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے لئے چاہو، اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تم یہ چاہو کہ تم سے ہمدردی کی جائے تو پھر دوسروں کے لئے بھی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں رکھو۔

پس ہمارے لئے اس سلوگن ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیمات پر ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں ایک عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ اگر ہم نے عدل و انصاف سے کام نہ لیا اور بڑی طاقتوں نے غریب ممالک کے حقوق نہ دیئے اور غریب ممالک کی دولت لوٹنی بند نہ کی تو پھر آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ جنگ آپ کے دروازے پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کتاب پاتھ وے ٹو پیس پڑھیں اس میں ایڈریسز کے علاوہ وہ خطوط بھی ہیں جو بڑی طاقتوں کے سربراہان کے نام لکھے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے لاس اینجلز (امریکہ) میں سیاستدانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے ایڈریس کیا تھا اور بتایا تھا کہ عدل و انصاف سے کام لیں اور احتیاط کریں ورنہ ہم تیسری عالمی جنگ کو روک نہیں سکتے۔ تو اس پر ایک سیاستدان نے میرے بارہ میں ہمارے ممبرز سے کہا تھا کہ بڑے PESSIMISTIC ہیں۔ اب اس نے ہمارے آدمیوں کو پیغام دیا ہے کہ خلیفہ نے یہاں جو کہا تھا سچ کہا تھا۔ اب ہم ان حالات کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو قومیں اپنے پیدا کرنے والے کی طرف نہیں جھکیں گی اور اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا نہیں کریں گی اور لوگوں سے عدل و انصاف نہیں کریں گی اور لوگوں کے حقوق ادا نہیں کریں گی تو وہ سب خدا کی گرفت میں آئیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے 1932ء میں اکنامک کرائسز آیا تھا۔ اب 2008ء میں اکنامک کرائسز آیا ہے۔ کروڑہا لوگ بے روزگار ہوئے ہیں۔ اس اکنامک کرائسز کے بعد دہشت گردی بڑھی ہے۔ اس کا فائدہ دہشت گرد تنظیموں نے اٹھایا ہے اور حالات فساد کی طرف بڑھے ہیں۔ اور اس کرائسز کے نتیجہ میں دنیا کا امن برباد ہوا ہے۔ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو جنگ کی طرف لے جا رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس اگر تیسری عالمی جنگ سے بچنا ہے تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ ایک دوسرے سے ہمدردی اور احترام سے پیش آؤ۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر بچو گے نہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے احترام میں ان سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے احترام میں ہاتھ ملانے سے منع کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف ممالک کی اقوام، قبائل اپنی اپنی روایات کی اتباع کرتے ہیں۔ ہندو ملتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہیں۔ جاپانی ملتے ہوئے اپنا سر جھکاتے ہیں۔ افریقہ میں بعض قبائل کے بادشاہ ایسے ہیں کہ وہ ساتھ مل کر کھانا نہیں کھاتے۔ خواہ کسی ملک کا صدر ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اپنا کھانا علیحدہ تنہائی میں ہی کھانا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں کسی دوسرے سے کہیں زیادہ عورتوں کی عزت و احترام کرتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا۔ یہاں نمازوں میں، پروگراموں میں خواتین علیحدہ کیوں بیٹھتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا ''اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ'' حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پہلے اسی طرح ہوتا تھا۔ جب مسجد میں علیحدہ جگہ نہیں ہوتی تھی تو مرد آگے نماز پڑھتے تھے اور خواتین ان کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں۔ پھر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ مسجد کے ایک ہال میں ایک حصہ میں مرد نماز پڑھتے ہیں اور درمیان میں سکرین لگا کر دوسری طرف خواتین نماز پڑھتی ہیں۔ اب جہاں علیحدہ علیحدہ ہال ہیں وہاں دونوں کی جگہ علیحدہ علیحدہ ہے۔

اب یہاں عورتوں کا ہال نیچے بلڈنگ میں ہے اور مسجد کے نیچے ہے۔ اس وقت مرد زیادہ ہیں اس لئے نچلے والا ہال بھی مردوں کو دیا ہوا ہے۔ یہ OVER FLOW کی وجہ سے ہے۔ اور خواتین کو مسجد سے بالمقابل دوسری بلڈنگ میں ایک بڑا ہال دیا ہوا ہے۔ اگر مرد اور زیادہ ہو جائیں تو وہ پھر مارکی میں نماز پڑھتے ہیں اور عورتیں ہال ہی میں پڑھتی ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ عورتوں کے ایک گروپ نے ایک مسجد بنائی ہے اور اس کا نام مریم مسجد رکھا ہے اور وہاں تین عورتیں امام ہیں۔ کیا یہ آپ کے نزدیک قابل قبول ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: YOUTUBE یا WHATSAPP پر یہ ویڈیو موجود ہے جہاں عورت امامت کروا رہی ہے۔ اور مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کیا آپ اپنا مذہب بنائیں گے یا آپ اگر مسلمان ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلیں گے۔ جو کچھ بھی قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے ہم اس کی اتباع کریں گے۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھایا ہم اس کی اتباع کریں گے۔

جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں یہ صرف اس زمانہ میں پبلک کو خوش کرنے کیلئے ہے اور جو غیر مسلموں کی طرف سے اعتراضات ہوتے ہیں ان سے بچنے کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شریعت کے ہر معاملہ میں شریعت کی اتباع ضروری ہے۔ اور نماز کی ادائیگی کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کر کے دکھایا اور جو ارشادات فرمائے ان کی پابندی لازمی ہے۔ اگر کوئی سچا اور حقیقی مسلمان ہے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کی ہی اتباع کرے گا۔

یہ انٹرویو گیارہ بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں دس فیملیز کے 31 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ تھی۔

حضور انور ہال میں تشریف لے آئے اور دعا کروائی اور میٹنگ کا آغاز ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحب سے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا: جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہمارے سات حلقے ہیں اور ہماری تجنید 517 ہے اور آج ایک بچی پیدا ہوئی ہے اور ہماری تجنید 518 ہوگئی ہے۔ سب حلقوں سے ریگولر رپورٹس نہیں ملتیں۔ شعبہ جات کے لحاظ سے مال اور تربیت کی رپورٹس باقاعدہ آتی ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کتاب WORLD CRISIS AND THE PATHWAY TO PEACE کا ڈینش ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح دو لاکھ فلائرز شائع کروائے گئے ہیں۔ ان میں سے 30 ہزار تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ خدام کو دیں۔ انصار کو دیں تقسیم ہو جائیں گے۔ خدام ایک دن میں دس ہزار تقسیم کر دیں گے۔

سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم نے بک فیئرز میں حصہ لیا ہے۔ اور وہاں بھی کتاب WORLD CRISIS تقسیم کی ہے۔ اور کل رات کے فنکشن میں مہمانوں کو بھی دی ہے۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 38 ہے۔ ان میں سے گیارہ 15 سال سے اوپر کے ہیں اور 14 لڑکے لڑکیاں پندرہ سال سے کم ہیں اور باقی پانچ سال سے کم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا وقف نو کا سلیبس موجود ہے۔ اب تو 21 سال کے لئے بھی سلیبس تیار ہو چکا ہے۔ یہ سلیبس حاصل کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو پندرہ سال سے اوپر ہیں ان سے بانڈ فل کروائیں کہ وہ وقف کے لئے تیار ہیں اور جب یہ بچے اپنی تعلیم مکمل کریں تو تعلیم مکمل کرنے کے بعد پھر اپنا وقف فارم پُر کریں کہ ہم نے اپنی تعلیم حاصل کر لی ہے اور اب ہم باقاعدہ اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ وقف نو کا سلیبس لجنہ کو بھی دیں۔ لجنہ واقفات نو کی کلاس لجنہ کے ذریعہ ہوگی۔ سلیبس آپ کا ہوگا۔ پروگرام آپ کا ہوگا لیکن کلاس لجنہ ہی لے گی۔ لجنہ کی کلاس مرد نہیں لے سکتے۔ اب آپ لجنہ کو پروگرام دیں۔ آپ نے ان کو ابھی تک کوئی پروگرام نہیں دیا اور نصاب بھی نہیں دیا۔ آپ پروگرام دیں گے تو وہ کلاسز کا انعقاد کریں گی۔

نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے نئی ویب سائیٹ لانچ کی ہے اور اس پر پریس کانفرنسز لوڈ کی ہیں۔ جمعہ والے دن ترجمہ کے سسٹم کا انتظام اسی شعبہ نے کیا تھا۔ آج کل ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ٹیم کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ سیکرٹری ضیافت ہیں۔ آج کل آپ نے کھانا پکانے کے لئے COOK ناروے سے منگوایا ہوا ہے۔ اپنی ٹیم تیار کریں۔

نیشنل سیکرٹری جائداد کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی جو بھی جائدادیں ہیں، یہاں کوپن ھیگن میں ہے ناکسکو میں ہے، مشن ہے اور اب مسجد کیلئے زمین بھی لی ہوئی ہے ان سب کا ریکارڈ اور

حساب رکھیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جو سارا سال گزرا ہے اس میں ہمارا وعدہ 74 ہزار کرونر تھا اور وصولی 86 ہزار کرونر ہوئی تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شاملین کی تعداد کیا تھی۔ اس پر سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ شاملین کی تعداد 389 ہے جب کہ سال 2013 میں شاملین کی تعداد 332 تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ لجنہ ناصرات کو شامل کریں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ بچوں کو عادت ڈالیں رقم سے زیادہ چندہ کی اہمیت ہونی چاہئے اور چندہ کی اہمیت اس وقت ہوگی جب آپ بچوں کو شامل کرنا شروع کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا اپنے چندہ کا معیار بڑھائیں۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا تحریک جدید کا وعدہ ایک لاکھ 27 ہزار کرونر تھا اور وصولی ایک لاکھ پچیس ہزار کرونر ہوئی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کو صحیح طور پر یاددہانی کروانی چاہئے تھی۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ شاملین کی تعداد 469 ہے۔

انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ ہر ماہ آڈٹ کرلیا کروں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں جو تعمیرات ہوئی ہیں ان کیلئے مرکز سے کتنا قرضہ لیا گیا ہے اور رقم کہاں سے آئی ہے۔ اس پر انٹرنل آڈیٹر صاحب نے جواب دیا کہ علم نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اچھے آڈیٹر ہیں آپ کو معلوم ہی نہیں کہ رقم کہاں سے آئی ہے۔

نیشنل سیکرٹری امور خارجہ سے حضور انور نے فرمایا: کیا آپ نے لوگوں سے رابطے کئے ہیں اور میڈیا سے رابطے کئے ہیں۔ اپنے رابطوں کو بڑھائیں۔ اپنے پبلک ریلیشن بڑھائیں اور ہر طبقہ سے اپنے رابطے رکھیں۔ یہاں پاکستانی شرفاء بھی ہوں گے ان سے بھی رابطے بڑھائیں۔ پبلک ریلیشن کی بہت کمی ہے۔ آج ایک جرنلسٹ نے سوال کیا تھا کہ کل کے پروگرام میں پاکستانی مہمان نہیں تھے۔ آپ کو اپنے رابطے اور تعلق رکھنے چاہئیں۔

امین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میں اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھتا ہوں۔

نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کی تعداد 77 ہے۔ چھ مزید درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں۔ 77 میں سے دو وصیتیں کینسل بھی ہوئی ہیں اس لئے اب یہ تعداد 75 ہے۔ ان میں 15 انصار، 22 خدام اور 38 لجنہ ہیں۔

حضور انور نے عاملہ کے ممبران کا جائزہ لیا کہ کتنے موصی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا عاملہ کے جو ممبران موصی نہیں ہیں ان کو بھی وصیت کرنے کی تحریک کریں۔ وصیت لازمی تو نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لازمی رنگ میں تحریک کی تھی۔

حضور انور نے فرمایا جرمنی میں جو لوگ ایسی جگہوں پر کام کرتے تھے جہاں شراب، سُور کا کاروبار ہو رہا ہے ان کے بارہ میں ہدایت دی تھی کہ ان سے چندہ نہیں لینا۔ وہاں کام کرنے کے لئے انکی مجبوری ہے۔ جماعت کی کوئی مجبوری نہیں کہ ان سے چندہ لے اضطراری کیفیت ان کام کرنے والے لوگوں کی ہوگی۔ جماعت کی کوئی اضطراری کیفیت نہیں ہے۔ سینکڑوں لوگوں سے چندہ لینے سے انکار کیا گیا۔ اس پر امیر صاحب نے کہا کہ ہماری آمد کم ہوجائے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جو اصول ہے، وہ اصول ہے آپ وصیت پر زور دیں گے تو آپ کی آمد کم نہیں ہوگی۔

سال کے آخر پر جو جائزہ سامنے آیا اس کے مطابق بجائے اس کے کہ تین چار لاکھ یورو کی کمی ہوتی، بلکہ دو لاکھ یورو کی زائد آمد ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: عاملہ کے ممبران کوشش کریں کہ سب موصی ہوں اگر وصیت کی شرائط پر پورا نہیں اترتے تو شرائط پوری کرنے کی کوشش کریں۔

نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امیر صاحب قرآن کریم کی کلاس لیتے ہیں۔ ترجمہ قرآن پڑھاتے ہیں۔ صحت تلفظ کے بارہ میں بھی ساتھ بتاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شعبہ تربیت کا کام ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دلائیں، قرآن کریم میں ایمان بالغیب کے بعد نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا اس مسجد کے حلقے میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ پانچ سے آٹھ میل کے اندر پچاس کے قریب لوگ رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جرمنی میں تو چالیس پچاس میل سفر کر کے لوگ نماز کیلئے آتے ہیں۔ یہاں نمازوں کی حالت کافی بُری ہے۔ آج بھی کم لوگ آئے ہیں اگر چالیس لوگ قریب رہتے ہیں اور وہ ان دنوں میں نہیں آرہے ہیں تو باقی دنوں میں دو تین ہی آتے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے اپنے خطبہ میں نماز کی طرف توجہ دلائی تھی تو کیا اگلے روز مسجد میں حاضری بڑھی تھی کہ نہیں۔ نہیں بڑھی ہوگی خطبہ ہی نہیں سنا ہوگا یا کہا ہوگا ان لوگوں کیلئے ہے جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کلاس لگا کر قرآن کریم پڑھا دیا اور ترجمہ پڑھا دیا۔ لیکن سورۃ البقرہ کی تیسری آیت پر عمل نہیں کر رہے۔ انصار نہیں کر رہے، عاملہ کے ممبران نہیں کر رہے تو کیا فائدہ قرآن کریم پڑھانے کا اور اسکا ترجمہ پڑھانے کا۔

حضور انور نے فرمایا: بنیادی چیزوں پر آپ کی توجہ نہیں تو باقی کیا رہ گیا۔ نماز باجماعت کی طرف بار بار توجہ دیں۔ قرآن کریم، حدیث اور خطبات سے حوالے نکال کر ہر ہفتہ گھروں میں بھیجا کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو مسجد سے زیادہ دور رہتے ہیں، دو تین گھرانے اکٹھے ہوں تو نماز اکٹھے پڑھ لیا کریں۔ آپس میں محبت بڑھے گی۔ اگر پہلے سے محبت ہے تو مزید بڑھے گی۔

حضور انور نے فرمایا نماز کی عادت ڈالیں تو بچوں کو بھی عادت پڑے گی۔ عورتوں کو شکوہ ہے کہ مرد نماز پر نہیں آتے۔ حضور انور نے فرمایا ذیلی تنظیمیں خدام، انصار اور لجنہ جو اپنے پروگرام کرتی ہیں وہ سب مل کر ایک ہی دن میں اپنے علیحدہ علیحدہ پروگرام بنالیں۔ اطفال کے علیحدہ بن جائیں۔ اب تو آپ کے پاس کافی جگہ ہے۔ کئی ہال ہیں۔ لائبریری ہے۔ آپ سب ایک دن میں اپنے اپنے پروگرام بنا سکتے ہیں۔ تو اس طرح ساری فیملی ایک ہی دن میں مسجد آئے گی تو پھر یہ بہانہ نہیں ہوگا کہ کبھی انصار، کبھی لجنہ اور کبھی خدام کے پروگرام کے لئے بار بار آنا پڑتا ہے تو ہمارا اتنا خرچ ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اپنے ساتوں حلقوں میں سیکرٹری تربیت کو فعال کریں۔ ایسا سیکرٹری تربیت ہو جو پیار سے کام کرسکے۔ اس سے شکوے دور ہوجائیں گے۔ تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے شکوے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

حضور انور نے فرمایا جو جماعتی جلسے ہیں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلسہ یوم مسیح موعودؑ، جلسہ یوم مصلح موعودؓ، جلسہ یوم خلافت یہ تو سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ ساری جماعت ان جلسوں میں شامل ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ ذیلی تنظیمیں اپنا پروگرام ایک دن میں بنالیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے یہاں جلسوں کی جو حاضری بتائی ہے اس میں لجنہ و ناصرات کی تعداد زیادہ ہے۔ انصار، خدام کی کم ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے ان اجتماعی پروگراموں کی وجہ سے اگر سارے آرہے ہوں گے تو یہ فیملیز کی اصلاح کا موجب بھی بنے گا۔ یہاں کے ماحول سے نکالنے کیلئے ایسے پروگرام ضروری ہیں۔

یہ رپورٹ پیش ہونے پر کہ امیر صاحب ڈنمارک گھروں میں باقاعدہ وزٹ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امیر صاحب باقاعدہ گھروں میں وزٹ کرتے رہیں۔ اگر کسی جگہ سے نہ بھی ہوتی ہے تو واپس آجائیں۔ حکم بھی یہی ہے کہ سلام کریں اور جواب نہیں ملتا تو واپس آجائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی محض اس حکم پر عمل کرنے کیلئے گھروں میں جاتے تھے کہ اگر کہیں سے سلام کا جواب نہیں ملے گا یا انکار ہو جائے گا تو واپس آجاؤں گا تو اس طرح اس حکم پر بھی عمل ہوجائے گا۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کوئی معاملہ میرے پاس نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا امور عامہ کا کام صرف جھگڑے نپٹانا نہیں۔ یا صرف قضاء کے فیصلوں کی تنفیذ کروانا نہیں۔ یہ تو ایک ضمنی کام ہے۔

امور عامہ کا کام یہ ہے لوگوں کی مدد کرے، لوگوں کو ملازمتیں، job دلوانے میں مدد کرے۔ جو فارغ ہیں ان کو کام کے راستے بتائے۔ ان کی رہنمائی کرے۔ آپ قواعد پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا کام فعال ہوجائے تو امور عامہ اور مال کے کام میں سہولت پیدا ہوجاتی ہے اور اسی طرح شعبہ تربیت کے فعال ہونے کی وجہ سے مربیان کے کام میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے تمام طلباء کا data اکٹھا کریں۔ آپکے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔ طلباء کی کونسلنگ کریں۔ ان کی گائیڈنس ہو تا کہ وہ یونیورسٹیز میں صحیح مضمون کا انتخاب کرسکیں جو آئندہ ان کے کام آنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ بعض دوسرے ماہرین سے بھی ان کو معاوضہ دے کر اپنے طلباء کی کونسلنگ کرواسکتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا لوگوں کو کام کی طرف توجہ دلائیں۔ ایسے لوگ جو صحت مند ہیں کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ سے کام کریں۔ کام کرنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2.1 ملین کرونر ہمارا بجٹ ہے۔ چندہ دینے والوں کی تعداد 189 ہے۔ جن میں 112 چندہ عام دینے والے ہیں اور 77 موصی ہیں۔ چندہ عام کا بجٹ 9 لاکھ کرونر ہے جب کہ موصیان کا بجٹ ساڑھے سات لاکھ کرونر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فی کس آمد کے حساب سے چندہ عام اور چندہ وصیت کا جائزہ لیا۔ جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12/ فروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

فرمایا کہ یہاں موصی کی آمد کم ہے اور چندہ عام دینے والوں کی آمد زیادہ ہے۔ جب کہ دنیا میں ہر جگہ موصی کی آمد زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کی کم ظاہر ہوتی ہے کیونکہ موصی تقویٰ اختیار کرتے ہوئے شرح کے مطابق چندہ ادا کرتا ہے۔ آپ اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا موصیان کو رسالہ الوصیت سے اقتباسات نکال کر دیا کریں اور انہیں بتائیں کہ یا تو صحیح شرح پر موصی چندہ دیں یا پھر اپنی وصیت کینسل کروالیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ رقم کہاں سے آنی ہے۔ خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ ہاں جو نہیں دیتا اس کیلئے فکر ہونی چاہئے کہ مالی قربانی اور چندوں سے محروم ہو کر خدا کے فضل سے محروم ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے ذاتی رابطوں کے ساتھ ایسے لوگوں کو توجہ دلاتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی چندہ احسان کے رنگ میں دے رہا ہے تو نہ دے۔ خدا تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ تم کو ایمان لانے کی توفیق بخشی اور ایمان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرو۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کے گھروں میں جائیں اور انکو توجہ دلائیں اور بتائیں کہ میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ چندہ کی طرف اور اسکے معیار کی طرف توجہ دلاؤں۔ اگر آپ شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر رہے تو اپنا چندہ صحیح کر لیں۔ میرا کام چندہ کے معیار کی طرف توجہ دلانا ہے۔ پس حوصلہ اور صبر کے ساتھ توجہ دلاتے رہیں۔

عاملہ کے ایک ممبر نے گمنام خطوط کے حوالہ سے سوال کیا۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: گمنام خطوط پر ایکشن نہیں لیا جاتا۔ میں اسلئے واپس بھجواتا ہوں تا کہ امیر کو اور دوسرے عہدیداروں کو علم ہو کہ لوگوں کی اس قسم کی سوچیں ہیں۔ اس طرح اپنی اصلاح کا موقع ملتا ہے۔ ماحول میں لوگوں کی نفسیات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ فتنہ پردازوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔

سوال کرنے والے دوست نے مزید کہا کہ جب ہم کوئی شکایت کرتے ہیں یا کسی الزام کی وضاحت کرتے ہیں اور حضور کو خط بھجواتے ہیں تو ہمیں یہ ڈر ہوتا ہے کہ یہاں کی انتظامیہ ہمیں جماعت سے نکلوا دے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ آپ کی خلیفہ وقت پر بدظنّی ہے۔ جو جماعت سے نکلتے ہیں وہ ایک انتہاء ہوتی ہے۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنے والوں کا دوسروں کے حق مارنے والوں کا جماعت سے اخراج ہوتا ہے اور اس سے کم جو سزا ہوتی ہے وہ چندہ نہیں لیا جاتا اور عہدہ نہیں دیا جاتا یا جماعتی پروگراموں میں شرکت پر پابندی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو نظام جماعت کا پتہ ہی نہیں، آپ پیدائشی احمدی ہیں اور 64 سال عمر ہے اور جماعتی نظام سے ناواقف ہیں۔ آپ کو معلوم ہی نہیں کہ خلیفہ وقت نے کس طرح کام کرنا ہے۔ اپنے ذہنوں سے جاہلانہ سوچ نکالیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ عارضی سزا مل بھی جاتی ہے۔ میں عہدیداروں کو توجہ دلا چکا ہوں کہ مجھے صحیح رپورٹ بھجوایا کرو اور پوری طرح تحقیق کر کے اور چھان بین کر کے بھجوایا کرو تا کہ کسی کو غلط سزا نہ ملے۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ کسی کو غلط سزا مل جائے تو بعد میں کمیشن کے ذریعہ تحقیق کر کے جو بھی اصل قصوروار ہو اس کو سزا ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں خدا سے رحم اور فضل مانگنا چاہئے ایک شخص ایک جرم میں پکڑا گیا۔ اس نے جرم نہیں کیا تھا۔ اس نے خدا سے کہا کہ اے اللہ مجھے انصاف دے۔ عدالت میں فیصلہ ہو گیا اور اسے سزا مل گئی۔ اس نے کہا کہ میں نے انصاف مانگا تھا۔ اس پر خدا نے کہا تمہیں رحم اور فضل مانگنا چاہئے تھا۔ تم نے انصاف مانگا تھا وہ تمہیں مل گیا۔ تم نے فلاں وقت میں فلاں جانور کو مار دیا تھا یہ اس کی سزا تمہیں ملی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کا مقاطعہ تھا۔ یہ صحابہ مسجد جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان صحابہ پر نظر ڈالتے تھے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں اپنا چہرہ اٹھاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا رُخ بدل لیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اصلاح تھی۔ آپؐ محبت سے ان صحابہ کی طرف دیکھا کرتے تھے اور جب ان کی اصلاح ہو گئی تو آپؐ نے انہیں معاف کر دیا۔

اسی ممبر نے پھر عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو روک دیا کہ اب خط نہیں لکھنا ایسا نہ ہو کہ سزا مل جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جب بچوں کو اس طرح روکیں گے تو پھر بچوں کے ذہن میں بدظنّیاں پیدا ہوں گی۔ دُوریاں ہوں گی اور نظام سے فاصلے بڑھیں گے۔ یہ یاد رکھیں کہ کوئی فیصلہ کسی کے کہنے پر نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی غلط فیصلہ کروا رہا ہو گا تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہو گا۔ ایک طرف تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہو گا اور دوسری طرف اگر دوسرا فریق پیچھے ہٹ جائے تو یہ غلط ہے پھر یہ دوسرا فریق بھی اپنا نقصان کر رہا ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا ایسے فیصلہ جات انسان کے گناہ بخشوانے کا موجب بن جاتے ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت ڈنمارک کی یہ میٹنگ ایک بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازارہ شفقت عاملہ کے تمام ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کوپن ھیگن (ڈنمارک) سے روانگی اور مالمو (سویڈن) میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ڈنمارک کا دورہ مکمل ہو رہا تھا اور کوپن ھیگن سے مالمو (Malmo) سویڈن کیلئے روانگی تھی۔ مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن، مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن اور مکرم منصور احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ سویڈن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے مالمو سے کوپن ھیگن پہنچے تھے۔ سویڈن کے سفر کے لئے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق قافلہ کیلئے گاڑیاں سویڈن سے آئی تھیں۔

احباب جماعت ڈنمارک دوپہر کے بعد سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں تو دوسری طرف مرد حضرات موجود تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

پانچ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر اپنے عشاق میں رونق افروز رہے۔ اس دوران ایک طرف تو بچیاں نظمیں پڑھ رہی تھیں، دوسری طرف خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور مرد حضرات اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ Malmo سویڈن کیلئے روانہ ہوا۔ کوپن ھیگن سے مالمو کا فاصلہ 45 کلومیٹر ہے، کوپن ھیگن اور مالمو کے درمیان سمندر ہے جس پر 16 کلومیٹر لمبا پُل تعمیر کر کے ان دونوں شہروں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے۔ پُل کراس کر کے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سویڈن کی حدود میں داخل ہوئے تو یہاں سے سویڈن پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور مالمو کے جماعتی مرکز تک پہنچنے کے تمام راستے پولیس نے ساتھ ساتھ کلیئر کئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ اس سے قبل حضور انور نے سال 2005 میں 11 / ستمبر سے 19 / ستمبر تک سویڈن کا دورہ کیا تھا۔

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ سویڈن کیلئے بہت مبارک دن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار سویڈن کی سرزمین پر پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت، سویڈن جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ سفر ترقیات کے نئے دروازے کھولنے والا اور نئی راہیں عطا کرنے والا ہو۔ آمین۔

ابھی مالمو شہر میں داخل ہو رہے تھے کہ موٹروے پر دُور سے ہی مالمو میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ سویڈن کی دوسری مسجد ''مسجد محمود'' کی وسیع وعریض دو منزلہ عمارت اپنے مینار اور چمکتے ہوئے گنبد کے ساتھ نظر آنے لگی۔ بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے اور ہر دیکھنے والے کی نظر کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد محمود'' مالمو (سویڈن) تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت سویڈن نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ خواتین مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور احباب جماعت اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت مالمو مکرم محمد داؤد خان صاحب اور مبلغ سلسلہ مالمو مکرم طاہر حیات صاحب اور مبلغ سلسلہ لولیو (Lulea) مکرم رضوان افضل صاحب نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور استقبال کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پیارے آقا کا استقبال کرنے والوں میں مالمو کی مقامی جماعت کے علاوہ ملک کی دوسری مختلف جماعتوں سے بھی احباب مالمو پہنچے تھے۔ گوتن برگ سے آنے والے 288 کلومیٹر، سٹاک ہالم (Stockholm) سے آنے والے 615 کلومیٹر اور جماعت Lulea سے آنے والے 1510 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے اور محض اس لئے پہنچے تھے کہ اپنے پیارے آقا کا دیدار کر سکیں اور اپنے آقا کے قرب کی چند گھڑیاں نصیب ہو جائیں۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ بابرکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

''کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

دن سب کیلئے مبارک فرمائے۔آمین۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد محمود کے ساتھ تعمیر ہونے والے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔مسجد محمود کے مردانہ اور لجنہ کے ہال کے علاوہ لائبریری، نمائش ہال، دفاتر، مشن ہاؤس، ملٹی پرپز ہال، مبلغ کی رہائش، جماعتی کچن اور گیسٹ ہاؤس اور دیگر مختلف انتظامی کاموں کیلئے کمرے تعمیر ہوئے ہیں۔تفصیلی کوائف کا ذکر آئندہ رپورٹس میں آئے گا۔

نو بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......

11 مئی 2016 (بروز بدھ)

صبح چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔سویڈن ٹیلیویژن کی جرنلسٹ Helena Bohm Nilsson لوکل اخبار Skanska Dagbladat کے نمائندہ ساؤتھ سویڈن کے سب سے بڑے اخبار Sydsvenskan کے نمائندہ جرنلسٹ Jens Mikkelsen اور سویڈش نیشنل ریڈیو کی نمائندہ Anna Bubehko حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کیلئے آئے تھے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ان چاروں جرنلسٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

سویڈش ٹیلی ویژن کا حضور انور سے انٹرویو

سب سے پہلے سویڈش ٹیلی ویژن کی جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

☆جرنلسٹ نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کیلئے کیا معانی رکھتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کا مقصد تمام مومنین کو عبادت کیلئے ایک جگہ جمع کرنا ہوتا ہے۔قرآن کریم میں آتا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اس کے خالق کے آگے جھکنا ہے۔پس ہمارا یقین ہے کہ ایک مسلمان مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرے اور اس مسجد کی تعمیر کا بھی یہی مقصد ہے کہ احمدی مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق دن میں پانچ مرتبہ یہاں جمع ہوں گے اور اپنے خالق کی عبادت کریں گے اور جمعہ ادا کریں گے۔اسکے علاوہ کمیونٹی کے فائدہ کیلئے یہاں جمع ہوں گے اور بعض اوقات ویسے ہی ملنے جلنے کیلئے جمع ہوں گے۔لڑکے اور لڑکیاں یہاں آئیں گے اور multi purpose ہال میں اپنی گیمز وغیرہ کریں گے یا دیگر فنکشنز کا انعقاد کریں گے۔لیکن بنیادی مقصد اپنے خالق حقیقی کی عبادت کیلئے جمع ہونا ہے۔

☆موصوفہ نے پوچھا کہ مسجد کی اس عمارت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ عمارت بہت خوبصورت طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس عمارت کو پسند کریں گے کیونکہ اس مسجد کا نقشہ بہت خوبصورت طرز پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

☆اس کے بعد موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ آپ کا مشن کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مسلمہ کا مقصد رسول کریم ﷺ نے پہلے ہی بتادیا تھا۔رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات کو بھلادیں گے اور سیدھے راستہ سے بھٹک جائیں گے اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اور وہ اسلام کے پیغمبر نبی ﷺ کا ماننے والا ہوگا اور وہ مسیح ہوگا اور مہدی کہلائے گا۔وہ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کی راہنمائی کرے گا کہ اصل اسلام کیا ہے اور بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا تاوہ اپنے خالق کے حقوق ادا کرسکیں اور ایک دوسرے کے مابین اور معاشرے میں پیار محبت اور ہم آہنگی پیدا کرسکیں۔

☆موصوفہ نے سوال کیا کہ یہاں میں نے ایک نعرہ سنا ہے۔کیا آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نعرے سے آپ کی مراد ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے تو یہ قرآنی تعلیمات اور اسلام کا خلاصہ ہے۔اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے، پیار اور محبت پھیلانی چاہئے۔قرآن کریم کہتا ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیار کیا ہے؟ پیار ہمدردی کا نام ہے۔یہ پیار ہی ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بھی شخص کوئی ایسے اعمال کرے جن سے وہ عذاب الٰہی کا مورد ٹھہرے۔یہ پیار کے جذبات اس کیلئے بھی ہیں جو بظاہر ہمارا دشمن ہے۔اور ہم کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔پیار کے بھی کئی مرتبے ہوتے ہیں۔ اپنے بچے کیلئے آپ کا پیار اور ہوتا ہے، بہن بھائیوں کیلئے اور، دوستوں کیلئے اور پیار ہوتا ہے اور والدین کیلئے ایک مختلف پیار ہوتا ہے۔انہی پیار کے مختلف مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دنیا کے ہر شخص سے پیار کرتے ہیں اور کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ہر ایک کیلئے ہمدردی رکھتے ہیں۔

☆اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کا اُن نوجوانوں کے بارہ میں کیا خیال ہے جو یہاں مالمو میں اور سویڈن میں ISIS میں شامل ہورہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ISIS کیا چیز ہے؟ یہ ایک تنظیم ہے جو کہ نام نہاد لیڈرز نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر بنائی ہوئی ہے اور یہ لوگ نوجوان نسل کو اپنے ساتھ شامل کرنے کیلئے مختلف قسم کی لالچ دیتے ہیں۔مثال کے طور پر جب وہ مرجائیں گے تو جنت میں جائیں گے اور اگر زندہ بچ جاتے ہیں تو اسلام کی خدمت کررہے ہیں۔مگر در حقیقت یہ درست نہیں ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ پیغمبر اسلام رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں لوگ اسلامی تعلیمات کو بھلادیں گے اور ان کی ہدایت کیلئے ایک شخص آئے گا اور ہمارا ایمان ہے وہ شخص مرزا غلام احمد آف قادیان بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آچکا ہے۔ایسی کوئی بھی تنظیم یا کوئی بھی شخص جوان تنظیموں میں شامل ہوتا ہے جو شدت پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں تو یہ عمل سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ایسے لوگ جو کچھ کررہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔

☆خاتون صحافی نے سوال کیا کہ آپ کی جماعت نوجوان نسل کو ISIS میں شامل ہونے سے روکنے کیلئے اقدامات کرتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے نوجوانوں پر تو ہم کوئی اثر ورسوخ نہیں رکھتے اور ہماری جماعت میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے ISIS میں شامل ہونے کی خواہش کی ہو۔ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہم اپنی جماعت کے افراد اور بچوں کو بچپن سے ہی سکھاتے ہیں کہ وہ امن پسند بنیں اور ان کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر رکھتے ہیں۔پس احمدیوں میں سے آپ کو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔جہاں تک دوسرے مسلمانوں کا تعلق ہے تو ہم انہیں یہ ضرور کہتے ہیں کہ یہ سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔مگر ان پر ہمارا اثر ورسوخ نہیں ہے۔اسی لئے ہم حکومتوں سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی رعایا ہیں اس لئے آپ کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں یا ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے یہ نوجوان شدت پسند تنظیموں میں شامل ہونے سے رک جائیں۔

☆خاتون صحافی نے کہا آپ نے اس debate کے متعلق تو سنا ہوگا جس میں مسلمان لیڈر نے عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے سے انکار کردیا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔میں خود بھی عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا۔ہر قبیلہ اور قوم کے اپنے رسوم ورواج ہوتے ہیں۔ہم عورت کی عزت کی خاطر اس سے ہاتھ نہیں ملاتے۔میں بعض اوقات جھک جاتا ہوں جو کہ ہاتھ ملانے سے زیادہ باعثِ عزت ہے۔ہندو ہاتھ جوڑ کر نمستے کہتے ہیں۔جاپانی جھکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی مختلف قوموں کے مختلف رسوم ورواج ہیں۔نائیجیریا میں بعض قبیلے ہیں جن کے چیف دوسرے لوگوں کے سامنے کھانا نہیں کھاتے چاہے کوئی ملک کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔بعض افریقن قبیلوں کے چیفس جب ہم سے ملنے کیلئے آتے ہیں اور ہمارے یوکے میں سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اپنے طور طریق ہیں۔ہم یہ نہیں کریں گے، ہم ایسے بیٹھیں گے، ہم آپ کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے وغیرہ اور ہم ان لوگوں کی عزت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ملک میں ہمارے مہمان بن کر آتے ہیں۔اگر آپ یہ کہیں کہ بے شک آپ مسلمان ہیں لیکن چونکہ آپ یورپ میں رہ رہے ہیں اور یورپ کے یہی رسوم ورواج ہیں کہ عورت کے ساتھ ہاتھ ملایا جائے تو ٹھیک ہے ہم عورت کی عزت کرتے ہیں اس کا احترام کرتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہاتھ ملانا ہی ان کی عزت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں عورت کی زیادہ قدر ہے بہ نسبت اس کے جو عورت کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور بظاہر اس کے سامنے بڑا اچھا دکھتا ہے۔

☆خاتون صحافی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ اگر آپ عورت کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتے تو آپ صحیح طور پر معاشرے میں integrate نہیں کررہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ integration کی کیا تعریف کرتی ہیں؟ میں نے بہت سے سیاستدانوں سے پوچھا ہے مگر وہ integration کی صحیح تعریف نہیں بتاسکے۔ میرے نزدیک integration کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کریں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق ملک سے پیار آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔اگر کوئی پاکستانی یا کوئی افریقن جو ہجرت کرکے سویڈن آیا ہے اور یہاں آکر سویڈش شہریت حاصل کرلی ہے تو پھر اس کو سویڈن سے پیار کرنا ہوگا۔اسے ملک کے ساتھ وفادار رہنا ہوگا۔اگر اس ملک پر دشمن کی طرف سے حملہ ہوتا ہے تو اسے ملک کی افواج میں شامل ہوکر اس کا دفاع کرنا ہوگا۔اسے ملک کی ترقی کیلئے کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسے اس ملک کیلئے ریسرچ کرنی ہوگی۔اسے اس ملک

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

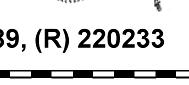
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

کے لوگوں سے پیار کرنا ہوگا۔ اس کو قانون پر عمل کرنا ہوگا اور ان تمام قوانین کا احترام کرنا ہوگا جو کہ حکمرانوں اور پارلیمنٹس کے ذریعہ نافذ ہوئے ہیں۔ پس یہ integration ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب دنیا سمٹ چکی ہے۔ نقل وحرکت میں آزادی ہے۔ اس ملک میں اور دیگر ممالک میں بھی صرف عیسائی یا یہودی نہیں رہ رہے بلکہ مسلمان، ہندو، بدھ مت کے ماننے والے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی رہ رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کے اپنے اپنے رسوم و رواج ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ انہیں اپنے وہ رسوم و رواج بھی ترک کرنے ہوں گے جن سے ملکی قانون کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچ رہی یا جن سے ملک کے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تو درست نہ ہوگا۔ آپ کو ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ خواہ ان معاملات کا تعلق ان کے مذہب سے ہو یا ان کے اپنے رسوم ورواج سے ہو، کیونکہ وہ ملک کے وفادار ہیں اور یہی integration ہے۔

☆ اس کے بعد موصوفہ نے پوچھا کہ یورپین میوزک کمپیٹیشن کون جیتے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں ایسی چیزوں میں دلچسپی نہیں رکھتا۔

☆ موصوفہ نے اگلا سوال کیا کہ جب ہم آپ کو انٹرویو کرنے کیلئے یہاں آئے تھے تو ہمیں سیکیورٹی چیک سے گزرنا پڑا تھا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں آپ کی جماعت پر مظالم ہوتے ہیں۔ آپ اس کو کیسے لیتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گو کہ ہم پر پاکستان میں ظلم کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جو کہ لاکھوں میں ہے پاکستان میں مقیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں مَیں نے بھی بے بنیاد الزامات پر چند دنوں کی قید کاٹی ہے۔ لیکن مَیں نے خلیفہ منتخب ہونے تک وہ ملک نہیں چھوڑا۔ ہمیں ان مظالم کا سامنا تو کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ان مظالم کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ وہاں احمدیوں کے خلاف قوانین نافذ کئے گئے ہیں کہ ہم اپنے عقیدہ کا نہ تو اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی عبادت کی جگہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر وہاں ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے یہاں تک کہ قانون کی رو سے ہم اپنے بچوں کے مسلمانوں کی طرح کے نام بھی نہیں رکھ سکتے۔ پس اس طرح کے مظالم کا وہاں ہمیں سامنا تو ہے۔

☆ اس پر صحافی خاتون نے پوچھا کہ کیا آپ کو یورپ میں بھی خطرہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ میں تو radicalised نوجوان نسل سے ہر ایک کو خطرہ ہے جیسا کہ آپ نے پہلے کہا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد یا مسلمانوں کے بعض فرقے اور گروہ احمدیوں کے خلاف ہیں اس لئے وہ احمدیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ جماعت کے سربراہ کو بھی اپنا نشانہ بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مَیں یہاں ہوتا ہوں تو عام دنوں سے بڑھکر چیکنگ اور سیکورٹی کا خیال رکھا جاتا ہے اور جب میں یہاں نہیں بھی ہوتا تو تب بھی سیکورٹی چیکنگ کا انتظام ہوتا ہے احمدیوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنا identity card ہوتا ہے جسے سکین کروانے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ یہ صرف حفاظتی اقدام کی خاطر کیا جاتا ہے۔ ہمیں بعض یورپین ممالک کے حکام کی طرف سے بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

☆ انٹرویو کے آخر میں خاتون صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جمعہ اور ہفتہ کے روز آپ کی مسجد کے حوالہ سے تقریبات منعقد ہو رہی ہیں اس مسجد کے حوالہ سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جمعہ کے روز ہمارا ہفتہ وار روایتی مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس کا انعقاد یہاں جمعہ کے روز دوپہر کے وقت ہوگا۔ ہفتہ کو رسمی طور پر مہمانوں کیلئے ایک تقریب کا انتظام کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا ہوگا۔ اگر نہیں کیا تو مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ہفتہ کے روز آئیں اور اس تقریب میں شامل ہوں۔ وہاں میں مختصراً اسلامی تعلیمات کے متعلق بتاؤں گا کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے اور احمدیت کیا ہے اور ہماری جماعت کا مقصد کیا ہے۔

اس کے بعد موصوفہ نے آخر پر ایک مرتبہ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

(............باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ مصالح العرب از صفحہ نمبر 8

کر رہا تھا کہ معاً میرے دل میں ایک خیال آیا اور میں نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ خدایا اگر اس کتاب کا مؤلف اور امام مہدی ہونے کا یہ دعویدار تیرا سچا مامور ہے تو میرا یہ کام ہوجائے۔ یہ دعا کر کے میں اگلے روز اس محکمہ میں گیا۔ ڈرتے ڈرتے ڈائریکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تو عجیب ماجرا دیکھا۔ ڈائریکٹر صاحب نے مجھے دیکھتے ہی اپنے ماتحت کو ہدایت کی کہ اس کا کام کردو۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے خدا تعالیٰ نے میری دعا سن لی اور میرے لئے ایک اور نشان کے طور پر اس ڈائریکٹر کو میرے کام کیلئے مسخر کر دیا۔

بیعت اور تبدیلی

ان روشن نشانات کے بعد میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے دُور رہنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا، لہٰذا میں نے 2014ء میں بیعت ارسال کردی۔ ازاں بعد میری اہلیہ نے بیعت کرلی اور پھر ساس نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بیعت سے پہلے بھی مَیں نمازوں کا پابند تھا تاہم کبھی کبھی سستی ہو جاتی تھی۔ لیکن امام مہدی پر ایمان کے بعد تو حالت بالکل ہی بدل گئی۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ اب تو تہجد کی بھی عادت پڑگئی۔ اب خدا کے فضل سے سستی کا تو سوال ہی نہیں، محض نماز کا صحیح وقت نکلنے پر بھی افسوس ہوتا ہے اور طبیعت استغفار کی طرف مائل ہوجاتی ہے۔

ایک روز میں نے تہجد میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان ویقین میں مزید بڑھا۔ نماز تہجد سے فراغت کے بعد میں فجر سے قبل، کچھ وقت کیلئے استغفار میں مشغول ہو گیا۔ اسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ ایسے میں میرے دل میں یہ عبارت بار بار آنے لگی کہ: إِنَّا هَدَيْنَاكَ يَا أَحْمَد۔ یعنی اے احمد ہم نے تجھے ہدایت دی۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے سمجھا کہ شاید میری کثرت تفکیر کی وجہ سے ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ میں استغفار اور درود شریف پڑھتے ہوئے جب دوبارہ سویا تو کچھ دیر کے بعد اسی کیفیت میں دوبارہ یہی عبارت اور یہی کلمات میری زبان پر آگئے۔ یہ روحانی تجربہ میرے ایمان ویقین میں مزید اضافہ کا باعث ٹھہرا۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ اس سچے امام کی صداقت کے اقرار سے میرا دل بھر چکا ہے اور مجھے غیر احمدی مسلمانوں کی غفلت پر افسوس ہوتا ہے کہ وہ اسی موعود کے انکاری ہیں جس کے ساتھ ان کے روحانی ارتقاء کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔ کاش کہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ وقت کے امام کو پہچان کر اس کی بیعت میں آجائیں اور تمام دینی اور دنیوی دکھوں سے نجات پاجائیں۔ کاش کہ ایسا ہو۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27؍مئی 2016)

وَسِّعْ مَكَانَكَ: الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
R.C
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
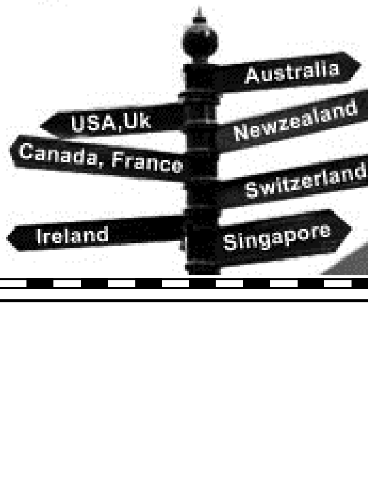

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7851: مَیں منور احمد ایم ولد مکرم مبارک احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن pada north،plavilayil ضلع کرونا گاپلّی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رنومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہرہ شمس　　العبد: منور احمد ایم　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر 7852: مَیں ٹی.کے.جنید ولد مکرم ٹی.ایچ.کویا صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن tirumalia ward،tayyilchira house ڈاکخانہ chungam ضلع allepay صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.ایچ.عبدالرزاق　　العبد: ٹی.کے جنید　　گواہ: محمد نجیب خان

مسل نمبر 7853: مَیں فصیلہ جنید زوجہ مکرم جنید .ٹی .کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن tirumalia ward،tayyilchira house ڈاکخانہ chungam ضلع allepay صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 64 گرام سونا (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.کے.جنید　　الامۃ: فصیلہ جنید　　گواہ: ٹی.ایچ.عبدالرزاق

مسل نمبر 7854: مَیں اشمی منیر بنت مکرم کے.منیر احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ،ساکن رضوان، پاڈا نارتھ،کرونا گا پلّی،کیرالہ،بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رنومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد نیکلیس 9 گرام، ایک عدد چین 5 گرام، 3 عدد کان کی بالی 6 گرام، 3 عدد انگوٹھی 6 گرام، چوڑیاں 8 گرام، ایک جوڑی پازیب 8 گرام (کل 42 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہرہ شمس　　الامۃ: اشمی منیر　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر 7855: مَیں ادینہ مریم زوجہ مکرم ریاض الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن رضا ،پاڈانارتھ،کرونا گاپلّی،کیرالہ،بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رنومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کل زیورات 600 گرام طلائی زیور۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہرہ شمس　　الامۃ: ادینہ مریم.بی　　گواہ: ریاض الدین.ایس

مسل نمبر 7856: مَیں وجاہت احمد ولد مکرم عبد القدوس کلیم صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن ربوا، پاڈا ساؤتھ، کرونا گاپلّی، کولم، کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رنومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیسہ .اے　　العبد: وجاہت احمد　　گواہ: ریاض الدین.ایس

مسل نمبر 7857: مَیں حانیہ کنول بنت مکرم عبد القدوس کلیم صاحب،قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن ربوا، پاڈا ساوتھ، کرونا گاپلّی، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رنومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 عدد کڑے، 3 عدد چین، 1 عدد انگوٹھی (کل وزن 160 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقدوس کلیم　　الامۃ: حانیہ کنول　　گواہ: ریاض الدین.ایس

مسل نمبر 7858: مَیں شاہد احمد سی.ایس ولد مکرم سی.پی.صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ،ساکن cherikkapadath(h) ڈاکخانہ alanallur ضلع palakad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی.پی.صدیق　　العبد: شاہد احمد سی.ایس　　گواہ: این.اے.زاہد

مسل نمبر 7859: میں ایس.کے.عبداللہ ولد مکرم ابراہیم صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1987، ساکن laksamveed colony،anjeril house ڈاکخانہ adimali ضلع iduki صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان 2 کمروں پر مشتمل 4 سینٹ زمین پر مشتمل (سرکار کی طرف سے دیا گیا)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جوزف صدیق　　العبد: ایس.کے.عبداللہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7860: مَیں نواز بی بی زوجہ مکرم ایس.کے عبد اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن laksamveed colony،anjeril house ڈاکخانہ adimali ضلع iduki صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 16 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جوزب صادق　　الامۃ: نواز بی بی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

رمضان المبارک — قرب الٰہی، برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ

(سیّد شمشاد احمد ناصر، شکاگو امریکہ) (قسط-2)

اب میں چند مزید گزارشات اس سلسلہ میں کروں گا جن کے بجالانے سے ہمارے روزے ہمیں مزید برکتوں کے حاصل کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔

نماز باجماعت کا قیام

1۔نماز مسلمانوں پر باجماعت ہی فرض قرار دی گئی ہے۔سب سے اول بات جاننے کی یہی ہے کہ نماز کو باجماعت ہی ادا کی جائے۔ اس کے لئے پوری کوشش کی جائے۔

عام طور پر نماز باجماعت سے غیر حاضری کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مصروفیت بہت زیادہ ہے، مسجد دور ہے۔کام سے فراغت نہیں ملتی، وغیرہ وغیرہ۔ ہر شخص اپنی مصروفیت کو بہتر جانتا ہے ہمیں نماز باجماعت کی اور مسجد جانے کی نیت ضرور کرنی چاہئے اور پکی نیت کرنی چاہئے کہ ہر حال میں ہم نے جانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ When there is will there is a way اگر دل میں پختہ عزم ہو تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ سچی نیت کے بعد اگر کوئی موانع ہو جائیں تو اس کو نماز باجماعت کا ثواب مل جائے گا۔

اگر گھر مسجد سے بہت دور ہے تو پھر گھر میں فیملی کو اکٹھا کر کے سب کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ لی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سات اشخاص ایسے ہوں گے جن پر خدا کے سایہ کے علاوہ اور کسی کا سایہ رحمت نہ ہوگا اور ان میں ایک وہ شخص ہے ’’وَ رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ‘‘ کہ جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے۔
(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ)

فجر اور عشاء کی نماز پر آنے والوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ انکی مہمانی کرتا ہے۔

پس رمضان میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہئے کہ یہ قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔ برائیوں سے روکنے کا ذریعہ اور مومن کی معراج ہے۔

نماز تہجد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل میں نماز تہجد کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے ’’اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔‘‘ (بنی اسرائیل:80)

سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں مخاطب فرمایا ہے: ’’رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ تجھے دن کے وقت بہت سا کام ہوتا ہے۔‘‘ (مزمل:8،7)

ان آیات میں نماز تہجد کی فضیلت بیان ہوئی ہے نیز یہ کہ دن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے مگر پھر بھی نماز تہجد کا اس قدر التزام تھا کہ خدا کے حضور کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے اس لئے ضروری ہے کہ رمضان کی راتوں میں سحری کے وقت نوافل ادا کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ خواہ دو یا چار نوافل ہی کیوں نہ پڑھیں۔ اگر آپ نے نماز تراویح بھی پڑھی ہے پھر بھی اصل قیام اللیل یعنی نماز تہجد کی سنت کا ضرور التزام کریں کہ یہ قبولیت دعا کا خاص وقت بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کے لئے خاص تحریک و ترغیب فرمایا کرتے تھے۔

بخاری کتاب الصوم میں یہ حدیث آتی ہے آپؐ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ترمذی کتاب الدعوات میں یہ حدیث بھی آتی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

نماز تراویح

رمضان المبارک میں نماز تراویح بھی ادا کی جاتی ہے۔ اصل تو نماز تہجد ہی ہے۔ لیکن نماز تراویح بھی ادا کرنی چاہئے۔ حصول ثواب کا ایک موقع ہے جس میں قرآن سنا جاتا ہے اور قرآن سننے کا الگ ثواب ہے۔ جو دوست نماز تراویح پڑھتے ہیں انہیں نماز تہجد کی بھی ادائیگی کرنی چاہئے۔ اگر نماز تراویح ادا نہ ہو سکی ہو تو روزہ پھر بھی رکھا جانا چاہئے۔ اس ضمن میں ایک اور بات نوجوان طبقہ کے لئے عرض کروں گا کہ بعض اوقات نوجوان طبقہ نماز تراویح نہیں پڑھتا۔ حالانکہ جب آپ مسجد کے احاطہ میں ہیں تو آپ کو اس میں ضرور شامل ہونا چاہئے ورنہ گھر جا کر جلدی سوئیں تا کہ صبح نماز تہجد کے لئے بیداری ہو سکے۔ اس وقت کو باتوں یا کھیل کود میں ضائع نہ کرنا چاہئے۔ بعض اوقات بچے نماز تراویح میں بھی شامل نہیں ہوتے اور والدین کے انتظار میں مسجد کے احاطہ یا ماحول میں باتیں کرتے رہتے یا شور ڈالتے پھرتے ہیں۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔ اول تو یہی ہے کہ رمضان میں جتنی بھی نیکیوں کی توفیق ملے کرنی چاہئیں۔

ذکر الٰہی

رمضان المبارک میں خصوصاً لیکن عام دنوں میں بھی انسان اپنے آپ کو فضول باتوں سے بچائے اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھے۔ احادیث میں ذکر الٰہی کی بہت فضیلت آتی ہے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! ’’جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔‘‘ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 127)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ’’ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔‘‘ (بخاری کتاب الدعوات)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔‘‘
(ابن ماجہ باب فضل الذکر)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اللہ کی سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔‘‘ (مسلم باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ’’مجالس الذکر فی المساجد‘‘ مساجد میں ذکر کی مجالس والے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

یہاں پر یہ بات لکھنی فائدہ مند ہوگی کہ ذکر الٰہی میں جہاں انسان درود شریف، تسبیح و تہلیل، حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کی بیان کرتا ہے، وہاں نماز بھی ذکر الٰہی میں آتی ہے۔ تلاوت قرآن کریم بھی ذکر الٰہی میں شامل ہے۔ اور نوافل کی کثرت بھی ذکرِ الٰہی میں شامل ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ وقت خصوصاً رمضان المبارک میں انسان ذکر الٰہی کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہ دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

(......باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2016ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ’’شاخ دینیات‘‘ کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس جامعہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو نو سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق تیاری کر لیں۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1- اُمیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2- داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 10 رجولائی 2016ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک یا ای میل پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں یکم اگست 2016ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3- میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4- داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا 4راگست 2016ء بروز جمعرات صبح 09:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا جس میں قرآن مجید، حدیث، دینی معلومات، عربی، اُردو، حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5- انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6- جن طلباء کا داخلہ فارم درست نہ پایا جائے یا تحریری امتحان میں کامیاب نہ ہو سکیں یا میڈیکل ٹیسٹ میں اَن فٹ ہو جائیں، اُن طلباء کو اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔

7- امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رابطہ نمبر: 09463324783 (ناظم امور داخلہ) 09646934736 (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

E-mail ID : jaqadian@gmail.com

نوٹ: 1۔ داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔

2۔ ای میل کی صورت میں درخواست بھجوانے کے ساتھ بذریعہ ڈاک بھی اپنی درخواست بھجوا دیں۔

(محمد کریم الدین شاہد، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

CONTACT: PRINCIPAL JAMIA AHMADIYYA QADIAN, CIVIL LINES, SARAI TAHIR
PIN CODE: 143516, DISTT: GURDASPUR, PUNJAB, INDIA

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّین
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17
Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt
ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES
Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college
Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

پناہ کے حصن حصین میں آسکو گے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعہ میں آسکو گے اور پھر تم اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل کر سکو گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے پگڑی گلے میں ہوتی ہے موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے پولیس کے جوتے پڑتے ہیں ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفس اسلام پر پہنچتا ہے۔ پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کو بھی تم پر، جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے نکتہ چینی کرنے کا موقع نہ ملے۔

حضور انور نے فرمایا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مانا ہے کہ دین بگڑ گیا اور اسلام کی صحیح تعلیم پر کوئی نہیں چل رہا تھا۔ اگر اسلام کی صحیح تعلیم پر ہم نے چلنا ہے تو مسیح موعود کو مانو ہم نے اسی لئے مانا ہے۔ اس کے بعد پھر کیا ہم نے اپنی برائیاں چھوڑ دی ہیں؟ جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر معمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے اور اگر واقعہ کے معیار پر پرکھیں تو اکثر شاید اس برائی میں مبتلا ہوں۔ پس بیعت اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں۔ یہاں بہت سارے ایسے ہیں جو اس لئے آئے ہیں کہ دین کی وجہ سے باہر نکلے ہیں اپنے ملک میں ان کو دین کی پر عمل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آزادی سے اپنے دین کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔ تو ہمیں تو بہت زیادہ خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کو بہت احتیاط کرنی چاہئے کہ ہمارا ہلکا سا بھی کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے یہ اظہار ہوتا ہو یا ہماری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا ہم غلط قسم کے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پس تقویٰ کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے خوف کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ باتیں وہ کیا کر رہا ہے عمل کیا کر رہا ہے۔ آپس میں مطابقت ہے ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا مختلف ہیں پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ اگر دل گندہ ہے، اپنا عمل اس کے مطابق نہیں ہے پھر چاہے جتنی مرضی ہم نیک باتیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے۔ فرمایا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے پر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ آپ فرماتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک داغ ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ فرمایا صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ یہ چھوٹے گناہ ہی ہیں جو بڑے گناہ بنتے ہیں اور پھر انسان کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اس خاص ماحول میں اپنے حکموں کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے وہ افراد بنیں جو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ہر عمل کو ڈھالنے والے ہوں اور اس مہینے سے ایسے پاک ہو کر نکلیں اور نیکیوں پر ایسے قائم ہوں کہ ہماری چھوڑی ہوئی برائیاں یا چھوٹی ہوئی برائیاں پھر دوبارہ کبھی عود کر کے نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 16 June 2016 Issue No. 24

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو

ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ، یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا
یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گذشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10رجون 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا۔

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الصِّيَامُ کَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی ہے اور وہ بات ہے لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ پس روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم برائیوں سے بچ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں صرف بھوکا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔ یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا، یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گذشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس جب گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور پھر تقویٰ کو اختیار کر کے انسان اس پر قائم ہو جائے تو ایسا انسان یقیناً رمضان میں سے گزرنے کے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا ہے تقویٰ کے فوائد جو ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں اس میں ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔

پس اے عقلمندو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ، بامراد ہو جاؤ۔ پس کون ہے جو کامیابی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ دنیا کی کامیابیاں تو یہیں رہ جانی ہیں اصل کامیابی تو وہ ہے جو اس دنیا کی بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان کی بھی کامیابی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے میں عقل ہے تو سن لو کہ وہ کامیابی تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی ملے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں فرمایا کہ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کے شیطان بن جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے۔ تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔ یہ طیش اس واسطے ہوا کہ روبحق نہ تھا۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ فرمایا کہ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی طرح ہیں اصل تقویٰ ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں ہے تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف میں تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا گیا۔ کمال نبی کا کمال امت کو چاہتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اس لئے آنحضرت پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خوارق عادت بنا لے۔ پس یہ انقلاب ہمیں لانے کی ضرورت ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں، آپ کی امت میں سے ہیں تو آپؐ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے ہے اور اس کے لئے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور حقیقی تقویٰ پیدا ہو۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے، فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کریں۔ اگر کوئی شک بھی ہے کہ اس میں کوئی بدی ہو سکتی ہے اس سے بچو۔ فرمایا کہ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر کسی کی زبان گندی ہے روزے رکھنے کے باوجود لڑائی جھگڑوں اور گالم گلوچ سے باز نہیں آتا یا اس کے ہاتھوں سے غلط کام ہو رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا دل بھی صاف نہیں ہے اور یہ تقویٰ سے دور ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بلا وجہ کا غصہ جو ہے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ غصہ اگر صحیح موقع اور محل کے حساب سے ہو تو جائز ہے لیکن ناجائز غصہ، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ لڑائی جھگڑے ان سے بچو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو۔ فرمایا کہ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

پھر اس بات کو فرماتے ہوئے کہ متقی کون ہے آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ فرمایا کہ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ کس طرح سچی فراست اور سچی دانش حاصل کی جائے۔ فرمایا کہ سچی فراست اور سچی عقل یا دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے تو کہا گیا ہے کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے صحیح فراست اور حقیقی دانش کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اگر جماعت میں شامل ہوئے ہو اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پھر پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو اسلام کی خدمت صرف باتوں سے نہیں ہو گی بلکہ ہمیں تقویٰ و طہارت اختیار کرنی پڑے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ اب میں پھر یہ توجہ دلاتا ہوں۔ پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں یعنی **صابروا و رابطوا**۔ جس طرح دشمن کے مقابلے پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہوتا ہے تا کہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے، اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ **صابروا ورابطوا**۔ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں سرحدوں پر گھوڑے کھڑے کئے جاتے ہیں دشمن سے بچاؤ کے لئے فوج کھڑی کی جاتی ہے تا کہ دشمن ہماری سرحدوں میں داخل نہ ہو۔ فرمایا اسی طرح تم بھی تیار رہو فوجیوں کی طرح۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے نکل کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔

فرمایا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad